أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ط

الحمد للہ کہ بتوفیق یزدانی و امداد حضرت پیر غوث الصمدانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب از تصانیف لطیف حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الواصلین حضرت سخی سلطان باھو فنا فی ھو قدس سرہ اعنی

کتاب لاجواب

کشف الاسرار

فارسی مع شرح

یا اللہ جل جلالہ ۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یا ھو ۔ یا باھو رحمۃ اللہ علیہ

از قلم خادم شریعت فقیر محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری از خلفائے حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ حال وارد وزیرآباد۔

حسب فرمائش

حضرت سجادہ نشین عالم باعمل فاضل بے بدل راہنمائے شریعت و طریقت محمد امیر سلطان صاحب و حضرت سید حاج الحرمین شریفین اسرار مرج البحرین پیر بہادر شاہ صاحب و مولانا مولوی غلام حیدر صاحب حضوری دربار مد ظلہم

رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

در مطبع کوآپریٹو سٹیم پرنٹنگ پریس لاہور طبع شد

کشف الاسرار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ودرود نامحدود
بیشمار کہ روشن کنندۂ ضمیر انوار از قرب پروردگار علی خاتم النبیین رسول رب العلمین
محمد مصطفے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین۔ اَللّٰھُمَّ
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بعدہٗ میگوید مصنف تصنیف باتوفیق خدائے
عزوجل قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عالم باللہ مرتبہ تحقیق قولہ تعالیٰ علم الانسان ما
لم یعلم اکل الحلال وصدق المقال دع نفسک وتعال جمعیت بخش مجلس محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نمادر معرفت توحید۔ خدا تعالےٰ کہ از حرف علم اعظم الف کشاید کہ کل جز علم علوم

شرح کتاب کشف الاسرار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ تمام حمدیں (نعریفیں)
خداوند لایزال کے لئے ہیں جس کے قبضہ قدرت میں تمام اشیا ہیں۔ وہ جسکو چاہتا ہے اپنا
مقبول و برگزیدہ بندہ بنالیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے دین کی توفیق دیدیتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ
اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ○ (سیپارہ ۲۵ رکوع ۳) یعنی اللہ تعالےٰ
کھینچ لیتا ہے اپنی طرف جسے چاہتا ہے۔ اور راہ ہدائیت دکھاتا ہے اپنی طرف جسے چاہتا ہے اس
شخص کو کہ رجوع کرتا ہے۔ اور بیشمار و بے انتہا صلوٰۃ وسلام نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے
صحاب وآل واہلبیت اطہر پر ہو۔ جو کہ صاحب منور ضمائر المومنین الاقرب تجلیات انوار
گار کے دکھانے والے اور خاتم الانبیاء علیہ السلام ہیں۔ اور جن کے بعد کسی نبی ظلی بروزی
عقلی و شرعی ہے لقولہ علیہ السلام لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ولقولہ تعالیٰ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
عَلِیْمًا ۔ بیان انسان کامل ۔ حضرت مرشدی ومولائی توفیق
گتے ہوئے اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بعد حمد وصلوٰۃ

مطالعہ از الف مشاہدۂ حضوری نماید۔ کہ حاصل کردن دریک سخن وصل شدن
مع اللہ باکن مذہب پاک سنی صاحب سنت وجماعت کونین را درطے
آوردن دریک ساعت از طریقت طریقہ سروری قادری وقادری باقدرت
قادر قدیر باہو فنافی ہو فقیر ولد بازید عرف اعوان ساکن پرگنہ شورس مضافاتِ
صوبہ دار السلطنت لاہور بحکم اللہ ورخصت از حضرت محمد رسول اللہ بجہت
ارشاد باطن او باتلقین بر نفسِ خود مصنف امین محی الدین عادل بادشاہ ہر
سلک از ہر طریقہ باطریقت ظاہر باطن آگاہ محک النظر ناظر نگاہِ عارف در
معرفت توحید اللہ لائق حضوری راہ کہ علم حضوری از مشاہدہ حضوری مجلس محمدی
صلے اللہ علیہ وسلم گواہ ہر کہ بغیر از منصب حضوری طالب مرید را تلقین کند عظیم

کے طالبانِ حق کے لئے یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ انسان کامل رہبر اکمل بعلم عطا الٰہی علم الانسان مالم یعلم وہ ہوتا ہے جسمیں یہ اوصاف پائے جائیں۔ ۱ لقمہ حلال وصدقِ مقال کا پورا پورا پابند ہو۔ ۲ نفسانی خواہشات وشہوات کو چھوڑ کر مقام بلندی کا خواہشمند ہو۔ ۳ صاحبِ جمعیتِ خاطر ہو۔ ۴ حضوری مجلس سے مشرف ہو۔ ۵ معرفتِ توحید کے دریا میں الف اسم ذات سے مستغرق ہو کر طالبانِ مولیٰ کے قلوب بھی منور کرنیوالا ہو۔ ۶ کلی وجزی علوم کائنات کا مطالعہ ایک حرف اسم ذات سے کرتا ہو۔ ۷ ایک آن میں لی مع اللہ کے مرتبہ اور منزل کو طے کر لیتا ہو۔ ۸ مذہب پاک اہلسنت والجماعت کا مطیع اور پکا سچا سُنی ہو۔ چونکہ سوائے اتباع اِس مذہب سنی کے منازل طے نہیں ہو سکتے۔ اور صاحب مذہب سُنی قادری۔ سروری ایک ساعت میں بقدرتِ قادرِ قدیر کونین کے منازل طے کرا سکتا ہے۔ چونکہ یہ طریقہ قادری سروری تمام سلسلوں سے زیادہ آسان تر ہے **بیان ذکر حال تصنیف مصنف** مصنف کتاب ہذا کے حضرت سلطان العارفین قدوۃ السالکین برہان الواصلین سراج المشتاقین سخی سلطان باھو فنافی ہو ولد حضرت حافظ قاری بازید رحمۃ اللہ علیہ عرف اعوان قوم قریش ساکن پرگنہ شورکوٹ من مضافات

گناہ کہ عاقبت طالب مریدیا وگمراہ نام این رسالہ کشف الاسرار نہادہ شد۔ پیرو مرشد
و طالب مرید لازم و فرضِ عین است کہ اول تعلیم علمِ دعوت کند کہ جمعیت بخش
جاودان موافقِ قرآن مخالفِ نفس شیطان تیغ برہنہ قاتل الکفار موذیان
پریشان کہ دریک دم تمام شد و بریک قدم تمامیت ختم کہ خواندن اسم اللہ اعظم
باتصور اسمِ ذات لطف فیض فضل بردار جملہ آرزو غم ہیچپیں صاحب دعوت
عامل درجہان کم کہ علمِ دعوت سورۂ مزمل مشکل تمام عالم را مہمات مشکل کشاء
باترتیب یکبار بخواند عملِ او تا روزِ قیامت باز نماند۔ بشرط آنکہ ظاہر

عہد صوبہ دار السلطنت لاہور کے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ کتاب بحکمِ خداوند لایزال وباجازت
ظاہری وباطنی آقائے نامدار احمد کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیار کی گئی ہے۔ اور جو کچھ
اسمیں رازِ عرفان و دقائق رموز فقر کے مسطور اور ظاہر کئے گئے ہیں ان سے خود متصف ہوکر
بارشاد حضوری مجلس میں لکھے گئے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ہزار ہا شکر ہے اللہ تعالے کا کہ
جس نے مجھے ایسے بادشاہ کے زمانہ میں پیدا کیا جو صاحبِ عدل اور محی السنۃ اور طریقے ظاہری
وباطنی کا رازدار اور معرفتِ توحید کا ماہر اور محک الفقراء فی الدین اور شاہ ہے۔ اور اسلئے
ایسے کو زیبا ولائق ہے کہ اُسکی تعریف کی جائے۔ اور فیضیاب مجلس حضوری سے ہو۔
آمین ثم آمین۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بلا منصب حاصل کرنے مجلس نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے اور بدوں طے کرنے مراتب ومنازل فقر کے کسی کو بیعت فقر کی
کرے۔ تو گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔ اور مستوجب عذاب۔ اور ایسے شخص کے مرید آخرکار
گمراہ و ذلیل وخوار ہوکر مرینگے۔ نعوذ باللہ من مکائد الجاہلین۔ اور حضرت صاحب فرماتے
ہیں کہ اس کتاب کا نام کشف الاسرار رکھا گیا ہے۔ تاکہ طالبانِ حق کے لئے یہ کتاب
مرشدِ کامل کا کام دے۔ اور مکاروں کے مکر وفریب سے باز رکھے۔ اور افسوس ہے
کہ آجکل کے بعض فقیروں اور پیروں نے لباس فقیری پہنکر فقر آقائے نامدار احمد کبریا
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسب اور کھیل بنا رکھا ہے۔ نہ ریاضت ہے نہ زہد
نہ محنت۔ نہ مراقبہ و مشاہدہ۔ نہ طریقہ سلوک وسلوک طالبانِ مولا کے چلانے کا

خوانندہ با علم ناظرات بمد نظر اللہ خود را منظور گرداند و با علم حاضرات خود را
بحضور رساند۔ و بحفظ ختم قرآن مع اللہ دور بدور خواند۔ ایں طریقہ خواندن
قرآن ظاہر توفیق و باطن تحقیق برحق است حق بردار بواز باطل بدعت استغفار و
خوانندہ در شریعت ہشیار بشروع سورہ مزمل وحدت بتصور اسم ذات خود را
در مجلس بحضور رساند بحفظ قرآن دور بدور مع محمد رسول اللہ بخواند و باعلم الفقر

کسی اہل اللہ سے کچھ مدت دو زانو بیٹھ کر سیکھا ہے۔ بس گدی نشینی مل گئی۔ تو ولی اللہ ہونے
کے مدعی بن بیٹھے۔ نہ نماز ہے نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ۔ نہ لباس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
نہ رفتار۔ اللہ تعالےٰ ایسے شریعت و طریقت کے مخالفین سے پناہ دے۔ سچ ہی ہے

آے بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

اور ایسا ہی کیا خوب حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب عین الفقر صفحہ ۱۷
جلد اول میں تحریر فرمایا ہے۔ بیت

مرشدانِ ایں زمانہ زر بگیر ہر کہ نظرش زر کند آں بینظیر
مرشدانِ ایں زمانہ زن پرست و زر پرست زن پرست زر پرست دل سیاہ و خود پرست

اور یارانِ طریقت کو چاہئے کہ ہر کام میں تصور اتباع نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رکھیں۔
جیسا کہ خود حضرت اپنا حال بایں طور ارقام فرماتے ہیں ؎

ہر مراتب از شریعت یافتم پیشوائے خود شریعت ساختم

بیان مرشد کامل پر کیا چیز لازم ہے :۔ حضرت سلطان العارفین قدوۃ السالکین
مرشدی و مولائی فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کو لازم ہے کہ اوّل اپنے مرید صادق الیقین
کو علم دعوت عطا کرے جس سے کہ طالب مولیٰ کی جمعیت خاطر پیوستہ ہو۔ اور وہ دعوت
مطابق قرآن مجید و مخالف نفس و شیطان کے ہو۔ چونکہ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے
کہ طالب کے قلب سے پریشانگی و پراگندگی دور رہتی ہے۔ اور اس کے لئے تلوار
برہنہ کا کام دیتی ہے جس سے وہ طالب راہ اپنے موذی دشمنوں اور کافروں کا یکدم سر
اُتار کر دُور کر دیتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اُن سے بچالیتا ہے فقط (فائدہ) خاص ہیبت شدہ

کلمۂ طیبات متبرکات لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و با تصور کلمہ توفیق و تصرف
اسم اللہ ذات تحقیق علم دعوت سورۂ مزمل با ترتیب اشارہ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَ
رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ۝ ہر کہ بدیں طریق سورہ
مزمل را کند وسیلہ یکبارگی شروع کند بیشک ارواح محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم حاضر شود از برائے عنداللہ قول دہد۔ تا روزِ قیامت از رفاقتِ
خود جدا نہ گرداند۔ ہر کہ بدیں روش سورہ مزمل از علم حاضرات خواند ہر دو
جہان در قیدِ تصرفِ او بماند بشرط آنکہ سورۂ مزمل خواند۔ در دم دل در دل،
ونفس در نفس وقلب در قلب امر روح در روح نور جامع خلعت لباس

طالبان کو ضروری ہے کہ سورۂ یٰس اور سورۂ مزمل وانا فتحنا یاد کر لیں۔ پھر انشاء اللہ تعالے
انکو اس عمل کی اجازت دے دیجائیگی۔ اور طالبانِ صاحب جمعیت کو طریقہ دور بدور کا بھی سمجھا
دیا جائیگا۔ خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی عفی عنہ

پھر حضرت مرشدنا فرماتے ہیں۔ کہ اسم ذات اسم اعظم کا طالب کو تصور پکانا چاہیئے
جس سے یہ تمام فیض فضل ولطائف حاصل ہوتے ہیں۔ اور باقی تمام آرزوئیں جن سے
غم واندوہ حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ ان کے عامل بہت کم ملتے ہیں۔ اور ایسے صاحبِ
دعوت کے عامل عالمِ دنیا میں بہت قلیل ہوتے ہیں۔ اور سورۂ مزمل کی دعوت کا
علم بہت مشکل ہے۔ لیکن اسکی دعوت تمام مشکلات کو حل کرنے والی اور مشکل کشا
ہے۔ اور اگر اس کو ترتیب وزکوٰۃ کے ذریعہ سے ایکبار پڑھ لیا جائے۔ تو اسکا عمل
روز قیامت تک مفید اور ہر مہم ومشکل کے لئے بازگشت ہوگا۔ بشرطیکہ اس کے پڑھنے
والا علم مشاہدات میں اللہ تعالے کے ہاں اپنے آپ کو منظور نظر بنا چکا ہو۔ اور
علم حاضرات کے ذریعہ سے مجلس آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہو کر ختم
حفظ قرآن با ہر حرف تصور اسم ذات اللہ تعالے کے دور بدور صدر میں کرنے والا
ہو۔ اور قرآن مجید بھی اس طرح سے پڑھے کہ ظاہر الفاظ و ذکر خبر سے توفیق ہر
حرف پر تصور ہو۔ اور معنی باطن پر تحقیق حق کو تصور کرے۔ اور حق کو اپنا معمول بنائے

شریعت لطیف بپوشد۔ ولطیفہائے ہزاراں ہزار بیشمار اندرونِ دل از قربِ پروردگار خروشد در مقام ازل اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ صف در صف ارواح اولیاء اللہ مومن مسلمان در جملہ جماعت رساند آواز قَالُوْا بَلٰی قبول ہستی پروردگار با ہر یکے ارواح بحفظِ حافظ ختم قرآن دور بد دور از ہمہ کس روحانیت حکم اجازت قرآن علم دعوت خواندن ظاہر توفیق وباطن حضوری تحقیق ایچنیں مراتب

اور باطل وبدعت سے استغفار کرے۔ پس ایسا شخص شریعت میں بہت ہوشیار ہو جاتا ہے (فائدہ) افسوس کہ آجکل لوگ طوطے کی طرح قرآن مجید کو صرف زبان سے ہی پڑھ لیتے ہیں۔ کسی اہل اللہ سے اس کے پڑھنے کا طریقہ دریافت نہیں کرتے۔ اور نہ ہی چاہتے ہیں کہ کسی صاحب سے قرآن مجید پڑھنیکا طریقہ سیکھیں۔ لیکن ارادتمندوں کو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بفضلِ خداوندکریم خاندان قادریہ سروریہ میں اب تک رہبر کامل اس کے بتلانیوالے موجود اور زندہ ہیں۔ خادم شریعت عفی عنہ

بیان طریقہ دعوت سورہ مزمل۔ طالب مولیٰ جب اسکو شروع کرے۔ تو اسم ذات کے تصور سے اپنے آپ کو مجلس آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پہنچا لے اور بطریق حفظ قرآن ہر حرف پر تصور اسم اللہ تعالےٰ وکلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کرتا جائے۔ اور اسکو باترتیب وترتیل پڑھے۔ پس جب اسکی زکوٰۃ پوری ہو جائے۔ تو پھر کسی صاحبِ قبر پر جاکر اس سے دعوت کرے۔ اور دعوت کا اشارہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ (ف) پس اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سورۂ مزمل کو مع حاضرات بتصور پڑھنا چاہیئے۔ ورنہ طوطے کی طرح پڑھنے میں کیا حاصل ہوگا۔ پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص صورت مذکورہ بالا میں پڑھیگا اسکے لئے یہ سورۂ مزمل روز حشر تک ہر کام میں وسیلہ بنیگی۔ اور جب اسکو اسی طرح پڑھیگا۔ تو عنداللہ اس شخص کے سامنے جناب آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک حاضر ہوگی۔ اور یہ سورہ مزمل اس روح سے اس شخص کے لئے قول

عالم باللہ را بکشودن دریکدم و نمودن بریکقدم آساں کار و ناقص را خیلے دشوار این معمّا را صاحب معمّا اولیاء اللہ کشاید - و عارف بنماید - کہ ظاہر باطن تحصیل علم مدرسہ در سینہ کہ بنماید در سینہ نہ در وجود نفاق ماند و نہ کینہ بیت

رفت عمرے در مطالعہ بارقم با خدا واصل نشد افسوس غم

علم آنست کہ از عجب و ہوا باز گرداند و با خدا رساند ہر مطالعہ از مجلس محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حضوری ہر کہ ازیں علم رفیق وسیلہ با خود گواہ ندارد کہ طلب دنیا بمرتبہ گناہ آرد اول علم باید کہ ہر چہار نفس چہار طیور را ذبح کند خروس شہوت زاغ حرص طاؤس زینت کبوتر ہوا - **بیت**

چار بودم سہ شدم اکنوں دویم وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

اقرار لیگی - پھر تا روزِ قیامت وہ روح مبارک اس سے جدا نہ ہوگی - اور جو شخص اس سورہ مزمل کو بتصور حاضرات پڑھیگا - تو دونو جہان اسکی قید تصرف میں رہینگے - بشرطیکہ پڑھنیوالا سورہ مزمل کا دم در دم اور دِل در دِل اور نفس در نفس اور قلب در قلب اور امر روح در روح تصور رکھکر پڑھے اور جامع خلعت نوری لباس شرعی پہنا کر ان سے لطائف ظاہر کرکے انکو جامۂ نور پہنائے - اور اس صورت میں ہزارہا بیشمار اسکے قلب میں لطیفے قرب پروردگار کے جوش زن ہونگے اور مقام ازل سے تا الست بربکم کے تمام ارواح اولیاء اللہ و جماعت عوام مسلمین کی صف کی آواز قالوا بلیٰ اسکو سنائی دیتی ہے اور اُنکے حال اسپر منکشف ہو جاتے ہیں - اور ہر ایک شخص کی روح جو حافظِ حفظ دور مدور کی صورت پر قرآن مجید کا ختم کرنیوالا ہو اسکے تابع رہتی ہے - اور تمام روحیں اسکے زیر حکم رہتی ہیں - پس علم دعوت کیلئے ظاہری توفیق اور باطنی حضوری ہونے کی قدرت ہونی چاہئے - اور ایسا مرتبہ عالم باللہ عارف حقیقی کے لئے ایکدم اور ایک قدم میں اپنے مریدلایق کو مشاہدہ کرا دینا اور منزل پر پہنچا دینا کوئی مشکل امر نہیں بالکل آسان ہے - لیکن ناکمل مرشد کیلئے نہائیت دشوار اور مشکل ہے - اور اس معنی اور حقیقت کو اولیاء اللہ ہی خوب جانتے ہیں اور حل کر سکتے ہیں - اور عارف باللہ خود کر کے دکھا دیتے ہیں - چونکہ اُن کے سینہ میں ظاہر و باطن کا علم بھرا ہوا ہوتا ہے اور اُنکے قلب میں نہ نفاق کی بو ہوتی ہے اور نہ کینہ کی

یکتائی و صفائی بتصور اسم اللہ ذات کہ ظاہر حواس لبستہ شود و باطن حواس بکشاید واوصاف ذمیمہ از وجود برخیزد و در اعضا نور اللہ میریزد بر ہر علم عالم غالب در مطالعہ مشاہدہ تما مطالب بیکبارگی نور گردد قلب فقیر مالک الملکی بحکم مالک الملک کہ ایں مرتبہ از علم حاضرات است کہ جامع صاحب حاضرات راکل وجزو مخلوقات اگرچہ بیشمار است تمامی درشمار اوست وجملہ علم علوم ونام فرشتہ ہائے و قطرات مطرات باران رحمت ومعرفت توحیدات منزل ومقامات الہام تجلیات ذات صفات اسمائے باریتعالے اگرچہ بیشمار است درشمار اوست

بیان علم دین سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ علم انسان کیلئے وہ چیز ہے جس سے اُسکی خودی اور خودپسندی اور خواہشات انسانی دور ہوں۔ اور علم اُسے مذموبات سے بری رکھے اور بخدا رساں ہو۔ اور اسکو ہر حرف سے مجلس حضوری نصیب ہو۔ ورنہ اس شخص کے لئے وہ علم وبال جان اور شاہد ہوگا۔ اور دُنیادار مرتکب گناہِ عظیم کا طالب تصور ہوگا۔ (فائدہ) پس طالبِ مولیٰ کو چاہئے کہ علم پر عامل ہو۔ اور اس بیت سے تسکین خاطر ہو

ہر حرف توحید بینی ہر سطر توحید بیں باش دائم در مطالعہ تاشوی حق الیقیں

اور صاحب علم کو چاہئے کہ اس علم کے ذریعہ سے چار نفسوں کے چار پرندوں کو ذبح کرے اور وہ یہ ہیں شہوت کا مُرغ۔ حرص کا کوّا۔ زینت کا مور۔ خواہشاتِ نفسانی و ہوا کا کبوتر۔ چنانچہ حضرت صاحب اپنا حال تحریر فرماتے ہیں

چار بودم سہ شدم اکنوں دویم وز دوئی بگذشتم یکتا شدم

(ف) پس جبکہ انسان اپنی بودیت یعنی خاک آتش آب ہوا سے اپنے آپ کو نکال دیگا۔ اور ان سے نکل جائیگا۔ تو پس خود بخود یکتائی حاصل ہو جائیگی۔ اور صاحب عقل پر پوشیدہ نہیں۔ دیکھتے ہیں کہ جماعتِ انبیا و اولیاءِ عظام دیکھنے میں تو ہماری طرح ہی دکھائی دیتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اِس وجود سے پاک ہوتے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ خدا کے ہاتھ ہوتے ہیں۔ اور اُنکی آنکھیں خدا کی آنکھیں ہوتی ہیں اور ان کے پاؤں خداوند لایزال کے پاؤں ہو جاتے ہیں۔ اور جو وہ کہتے ہیں وہی خداوند کریم کرتا ہے

وآنچہ برروئے زمین نہاں علم کیمیا اکسیر وسنگپارس در کوہ وخزائن اللہ غیبی گنج تصرف است
فتوحات علم وارادت کتب لاریبی اگرچہ بیشمار است در شمار اوست۔ برگ درختان
و برگ دیگر واسم اعظم واولیاء اللہ اگرچہ بیشمار است در شمار اوست مرد آن است
کہ از قرآن آیات واز کلمۂ طیبات واز اسماء الحسنیٰ متبرکات واسم اللہ ذات واسم

چنانچہ حدیث صحیح قدسی مشکوٰۃ وغیرہ سے یہ ظاہر ہے خادم شریعت عفی عنہ۔ پھر حضرت صاحب
فرماتے ہیں کہ یکتائی وصفائی قلب تصور اسم ذات کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور ظاہری حواس
خواہشات بھی اس سے بند ہوجاتے ہیں اور باطنی خواص کھل جاتے ہیں۔ اور اوصاف ذمیمہ وجود سے
نکل جاتے ہیں اور اس کے تمام عضو نور سے منور ہوجاتے ہیں اور اسکا علم ہر عالم کے علم پر غالب
رہتاہے۔ اور ہر مطالعہ سے مشاہدہ کرتا ہے۔ مطالب کے مطلب کو ایک ہی نظر سے نور
کردیتاہے چونکہ مطالب کے مطالعہ میں رہتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے یکبارگی قلب اُس کا
نُور بنجاتاہے۔ پس وہی فقیر خداوند کریم کے حکم سے مالک الملک ہوجاتا ہے۔ اور یہ مرتبہ بھی
اُسکو علم حاضرات کے ذریعہ سے حاصل ہوتاہے۔ لہٰذا صاحب علم حاضرات کیلئے تمام کائنات
اگرچہ بیشمار ہے لیکن وہ شمار کرلیتاہے۔ اور تمامی علم کلی وجزی ونام تمام فرشتگان وقطرات
باران رحمت ومقامات ومنازل فقر وانوار تجلیات توحید ذات والہامات وخصائص
صفات اسمائے باریتعالٰے جلالی وجمالی بہت اور بیشمار ہیں لیکن صاحب علم حاضرات ان
سب کو شمار کرلیتاہے۔ اور ایسا ہی اگرچہ زمین کے خزائن بیشمار ہیں۔ جیساکہ علم کیمیا واکسیر
وسنگپارس اور پہاڑوں کے خزانے اور غیبی خزانے اور فتوحات علم وارادت کتب
الٰہی کے خزانے اگرچہ بیشمار ہیں لیکن صاحب علم حاضرات کو تمام خزانوں پر تصرف ہے
اور اُسکی گنتی کا بھی اُسکو پُورا پُورا علم ہے۔ اور ایسا ہی درختوں کے پتّے اور اسم اعظم اور اولیاء اللہ
اگرچہ عالم دنیا میں بیشمار ہیں لیکن ان کی گنتی کا علم ہے۔ اور مرد وہ ہوتا ہے جو قرآن مجید
کی آیات اور کلمہ طیب واسماءِ حُسنٰے اور اسم ذات اور اسم شریف حضرت محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذریعہ سے علم حاضرات کی کنجی سے
نا ظرات کے قفل کو یکدم کھول لے۔ اور یک قدم دولت وخزانے دنیائے فانی پر

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرورِ کائنات بکلید حاضرات در قفل ناظرات در یکدم بکشائد و بریک قدم مشاہدات دولت تصرف گنج دنیائے فانی وبقائے جاودانی و معرفتِ توحید ربانی بنماید۔ اگر ظاہر باطن ایں دولت وسعادت علم قرآن تفسیر وعالم ولایت با تاثیر و علم عنائیت کیمیا اکسیر و علم ہدائیت روشنضمیر و علم عنائیت فنا فی اللہ فقیر و علم لانہائیت بر کونین امیر اگر مرشد کامل روز اول نکرد حاصل و باخدا نشد واصل روندگان از باطنی راہِ اللہ تعالےٰ ہمہ گشتنہ پریشان خاطر گمراہ ہر کہ ایں رسالہ را باخلاص بخواند از وہیچ چیزے مخفی و پوشیدہ نماند ہر کہ معما علم حاضرات داند ملکِ سلیمانی در قیدِ او دوام ماند۔ بدانکہ اے جانِ من از حاضرات کند تصور اسم اللہ ذات چہار مراتب کشاید و ہر یک در علم عمل تصرف در آید اول مرتبہ بادشاہی ظل اللہ دوم مرتبہ طیر سیر ہفت زمین و نہ فلک از ماہ تا ماہی ولی اللہ سویم فنا فی اللہ بقا باللہ عارف اللہ مقرب الٰہی اولیاء اللہ چہارم قطع دلیل آگاہ قرب جلیل آگاہی عالم باللہ

اپنا تصرف پائے اور بقائے دولتِ جاودانی اور توحید ربانی کی معرفت کو دیکھ لے اور اگرچہ یہ سعادت و دولت ظاہری و باطنی علم قرآن و تفسیر سے و علم ولائت با تاثیر علم عنائت کیمیا اکسیر وعلم ہدائت روشنضمیر اور علم فقر فنا فی اللہ عنائت ربی دوعالم کا حاصل ہو سکتا ہے لیکن مرشدِ کامل کی پھر بھی اشد ضرورت ہے۔ اور اگر کسی شخص نے پہلے ان مراتب کے طے کرنے سے مرشد کامل کی تلاش نہ کی اور خدا رسیدہ نہ ہوا۔ تو آخر کار وہ شخص گمراہ اور پریشاں حال ہوگا۔ پس اسلئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص اس رسالہ کو مطالعہ میں لائیگا اسپر کوئی بات و راز فقر کا مخفی و پوشیدہ نہ رہیگا۔ اور اسکو یہ رسالہ مرشد کامل کا کام دیگا اور جو شخص علم حاضرات کا پورا پورا ماہر ہوتا ہے اس کے قبضہ میں ہمیشہ ملکِ سلیمانی رہتا ہے

بیان کیفیت و نتیجہ از تصور اسم ذات حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اے عزیزان من دل سے سمجھ لیں کہ اسم ذات کے تصور سے علم حاضرات حاصل ہوتا ہے اور حاضرات سے چار مرتبے حاصل ہوتے ہیں اور یہ علم و عمل کے ذریعہ سے انسان کے تصرف میں آجاتے ہیں اوّل مرتبہ حکومت یعنی بادشاہی ظل اللہ دوم ماہ سے تا تحت الثریٰ اور سات زمینیں و نو طبق

ایں نیز درجات برکت از علمِ حاضرات کہ بر کل و جز علم خاتم ختم ابتدا و انتہا در تصور
اسم اللہ ذات کردن تمامیت ہر کہ ایں قاعدہ قدرت علم قدیر تداند و ہر قدر را از
علم حاضرات نرساند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را عامل فقیر کامل ولی اللہ خواند
ایں راہ توفیق است طریق نیست ایں راہ تحقیق است تفریق نیست ایں راہ
نہ رنج گنج است ایں راہ دلخواہ است گمراہ نیست ایں راہ مشاہدہ معرفت است
محنتِ مجاہدہ نیست ایں راہ زود تر کہ طالب مرید را علم حاضرات بعلم مطالعہ
لوح محفوظ مے رساند بیک نظر و باز گرداند از نفس بدعت قہر ایں راہ لایحتاج است
محتاج نیست ایں راہ صوم صلوات است کہ در رکوع و سجود از اللہ تعالےٰ حی قیوم
باجواب سوال الہام در تمام باد از وصال نہ زوال ہم نمے آید از اں سور نزانی را صدا

آسمانوں کا اُسکو سیر حاصل ہوتا ہے اور یہ مرتبہ بھی ولی اللہ کا ہے۔ سوم وہ شخص مرتبہ فنا فی اللہ
بقا باللہ عارف اللہ مقرب ذاتِ کبریا اولیاء اللہ کا پا لیتا ہے۔ چہارم صاحب قطع دلیل یعنی
صاحب قربِ الٰہی آگاہی عالم اللہ حاصل کر لیتا ہے یعنی پورا کامل و اکمل عالم باللہ ہو جاتا ہے
پس یہ مراتب بھی ببرکتِ علمِ حاضرات کے طالب صادق کو مِلتے ہیں۔ اور یہ تمام نتیجہ ابتدا سے
لیکر انتہا تک تمام علوم حاضرات کا تصور اسم ذات کا ہے پس جب اسم ذات پک جاتا ہے
سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے اور جو شخص اس علم قدرت قدیر کے قاعدہ کا پورا پورا واقف کار
نہیں۔ اور علم حاضرات تک رسائی اُسکو نہیں اور نہ ہی پہنچا سکتا ہے تو وہ شخص نہائت
درجہ کا احمق اور اسکا دعوٰی عارف باللہ ولی اللہ کرنا نہائت حماقت پر وال ہے۔ طالبانِ
حق سمجھ لیں یہ راہ توفیق ہے صرف طریق نہیں بلکہ یہ تحقیق کی راہ ہے پس یہ تفریق نہ
سمجھیں یہ توحید کی راہ جو کہ صرف تقلید سے حاصل نہیں ہو سکتی اس راہ میں خزانوں کی
تکلیف نہیں بلکہ دلخواہ و دلپسند ہے اور یہ راہ گم ہونیوالا نہیں۔ اس راستہ میں مشاہدات
و معرفتِ الٰہی کے راز نمودار ہوتے ہیں۔ اور اس علمِ حاضرات میں مجاہدہ کی محنت کی ضرورت
نہیں رہتی۔ اس راستہ سے بہت جلدی مطلب حاصل ہو جاتا ہے چونکہ اس علم حاضرات
سے مرید کو مرشد ایک ہی نظر میں لوح محفوظ کا مطالعہ کرا سکتا ہے۔ اور یہ علم حاضرات

بے زبان قال علیہ السلام اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ عجب دارم بعضے رب ارنی راندا بارہا از شوق مردم برائے مسخرات بادشاہ دعوت خواہ وعلم دعوت رواں نشود۔ اگرچہ تمام عمر علم اسماء خواند وسر بسنگ زند بادشاہ پسند فقیر عالم باللہ کہ دعوت قرآن خواند از برائے اللہ تعالےٰ لایحتاج نہ احتیاج خلق ونہ احتیاج بادشاہ ۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

علم دعوت چناں قرآن خواند آنچہ برروے زمین عامل صاحب دعوت است تمام علم دعوت آنہارا البتہ گرداند واگر کشادہ کند ہیچکس را قدرت نباشد کہ بستہ گرداند ہر کہ بانز تیب یکمرتبہ در حصار در آید بیروں نہ براید واگر مرشد کامل در باب طالب توجہ کند آں توجہ صورت مرشد شود۔ تا روز قیامت از طالب

نفس کے قہر کی بدعت سے انسان کو دُور کر دیتا ہے۔ اور یہ راستہ لایحتاج ہے محتاج کسی کا نہیں اور یہ راہ نماز وروزہ کی ہے جسمیں رکوع وسجود ہے اور اسمیں سوال کا جواب ذات حی قیوم بیچونگی سے ملتا ہے بلازبان اور طرح طرح کی صدائیں وصال کی آتی ہیں اور الہام ہوتے ہیں اور یہ راہ وصال کا ہے زوال کا نہیں اور ہوا نہیں وصال اور آواز ہے۔ بجائے لن ترانی کے ترانی کی آواز کان میں سُنائی دیتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کی نماز بمنزلہ معراج کے ہوتی ہے چنانچہ فرمان عالیشان اسپر شاہد ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی یہ نماز خاص جماعت مومنین کے لئے معراج ہے (ف) چونکہ انکو ہی نماز سے مقصود حاصل ہوتا ہے اور آوازیں غیب کی کانوں سے سُنتے ہیں۔ فقط بیان بعض لوگونکو اسماء الٰہی سے حاضرات کیوں حاصل نہیں ہوتا۔ حضرت مرشدی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے بعض لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ اپنے شوق وذوق سے رب ارنی کی آوازیں بارہا کرتے ہیں۔ اور دعوتیں کرتے ہیں لیکن پھر وہ ناکامیاب رہتے ہیں پس اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تسخیر اور اسماء الٰہی ودعوتیں اسلئے کرتے ہیں کہ بادشاہ وتمام آدمی ہماری تسخیر میں آجائیں۔ تو پھر ہمارے کاروبار دُنیا کے خوب چلینگے لہٰذا اس صورت ونیت میں اگر تمام عمر علم اسماء کا پڑھیں اور اپنے سر کو پتھر پر مارتے پھریں تو بھی

جدا نبود واز ہر بلا و آفت نگاہ دارد و سلامت این است مرتبہ استقامت فوق الکرامت
مرتبہ محمود کہ صاحب تصور اسم اللہ ذات را عاقبت محمود گرداند و اہل بدعت مرتبہ
مردود رساند اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ جانبین تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ
الثَّقَلَيْنِ علم دعوت دل کہ زبان دل قرآن بخواند علم دعوت زبان کہ اول بر زبان با
زبان اسم اعظم از سیاہی كُنْ فَيَكُوْنُ بنویسد۔ کہ لسان الفقر سیف الرحمٰن شود فائل

انکو علم دعوت کا کبھی حاصل اور رواں نہ ہوگا چونکہ انکی نیت فاسد ہے۔ اور فرماتے
ہیں کہ فقیر عالم باللہ قرآن مجید کی دعوت محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے پڑہتا ہے
نہ اس کی دعوت لوگوں کے لئے۔ نہ اسکو بادشاہی کی غرض۔ اسی لئے اسکو اللہ تعالےٰ
لایحتاج بنا دیتا ہے بیت

ہر کہ باشد پسندِ خالقِ پاک ور نباشد پسندِ خلق چہ باک

اور فرماتے ہیں کہ صاحب علم دعوت کو اس طرح پر قرآن مجید پڑہنا چاہیئے۔ کہ تمام روئے
زمین کے عامل دعوت اسکی قید و بندش میں رہیں۔ اور اگر وہ صاحب بند کرے تو کوئی شخص
کھول نہ سکے۔ اور اگر وہ کھول دے تو کوئی اسکو بند نہ کر سکے۔ اور ایسا شخص اگر حصار میں
ایک بار آجائے تو پھر حصار دعوت قرآن مجید کی سے باہر نہیں آسکتا۔ اور ایسا کامل
مرشد اگر طالب کے لئے توجہ کرے تو وہ توجہ ہی طالب کے لئے مرشد کامل کی صورت اسکے
لئے ہو جاتی ہے (ف) خادم شریعت نے خود یہ بات آزمائی ہے اور بعض خادم کے یاروں نے
بھی تجربہ کیا ہے اور حشر تک وہ توجہ کی صورت اس سے جدا نہیں ہوتی۔ اور ہر آفت مصیبت
سے وہ اسکو محفوظ رکھتی ہے۔ اور اسی کو استقامت فوق الکرامت کہا جاتا ہے اور اس
کے لئے یہی استقامت بخش ہے۔ اور تصور اسم ذات اسی کو سنوار دیتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا
نیک مرتبہ ہے کہ جس سے عاقبت کا خوف اس سے جاتا رہتا ہے۔ لیکن اہل بدعت خود بھی
اس سے محروم و مردود اور اسکی عاقبت بھی مردود ہوتی ہے۔ اس نعمت اعلےٰ سے محروم
رہتا ہے اور آخر الامر کو ٹنا پڑتا ہے نہایت کو طرف ابتدا کی۔ اور حضرت صاحب فرماتے ہیں
کہ جو صاحب تصور اسم ذات کا عامل ہے۔ اسکی عبادت تصوری ایک ساعت دو جہان والوں کی

دعوات برزبان قلب قرآن خواند کہ قرب اللہ رساند علم دعوت برزبان قدرت امر روح زبانی قرآن خواند کہ در مجلس انبیاء اللہ و اولیاء اللہ روحانی رساند علم دعوت برزبان دم قرآن خواند کہ جواب سوال از حضور آوردہ بیر ساند۔ علم دعوت برزبان توفیق نور قرآن خواند کہ در وجود از سر تا قدم نور ماند ہر سخن او کہ صاحب نور از قرب حضور علم دعوت از زبان نفس قرآن خواند کہ در وجود او ہیچ نفسانیت نفسانیت نفس اماره نماند علم دعوت ساعت و علم دعوت ہفتہ و علم دعوت ماہ و علم دعوت سال علم دعوت ماضی و مستقبل و حال و از دعوتِ قُرب رب ربانی کہ قرآن میخواند در لاہوت

عبادت سے بہتر ہوتی ہے جس سے کہ وہ تمام کائنات کا سیر کر لیتا ہے ✤ بیان طریقہ علم دعوت۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ علم دعوت کے لئے اگر قرآن سے دعوت کرنی ہو۔ تو دل کی زبان اور زبان کی زبان سے قرآن مجید پڑھے۔ اور اسم اعظم کو سیاہی کن فیکون کے مقام سے لیکر دل پر نقش کرے تا کہ وہ شخص لسان الفقر سیف الرحمن بنجائے۔ یعنی فقیر کی زبان تلوار رحمانی ہوتی ہے۔ یعنی جو وہ کہتے ہیں وہ خدا فوراً کر دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی اسپر شاہد ہے۔ پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص صاحبِ دعوت ہوتا ہے اُسکی زبان قلبی پر قرآن جاری ہوتا ہے۔ اور وہی قرآن مجید کا پڑھنا قریب رساں سجدا ہوتا ہے اور علم دعوت والے کی زبان پر قدرت امر روح خود قرآن پڑھتی ہے۔ اسلئے وہ ارواح انبیا علیہم السلام و اولیائے عظام کی مجلس میں بہرہ مند ہوتی ہے۔ اور صاحب علم دعوت جبکہ دم کی زبان سے قرآن پڑھیگا تو اُس کے ساتھ آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بات چیت کرینگے۔ اور وہ سوال و جواب سے مشرف ہوگا۔ اور جو صاحب زبان توفیق نور کی سے قرآن پڑھتا ہے تو اُسکا وجود از سر تا پا منور ہو جاتا ہے۔ اور جامۂ نوری پہن لیتا ہے۔ پھر اس کی ہر ایک بات قرب حضوری سے ہوتی ہے۔ اور جب صاحبِ دعوت قرآن مجید کو زبان نفس سے پڑھتا ہے تو پھر اُس کے وجود میں نفس اماره کی نفسانیت نہیں رہتی نفس اماره اُسکا نہیں رہتا بیان علم دعوت صاحبِ دعوت کو کتنے وقت میں حاصل ہوتا ہے علمِ دعوت ایک سانس علم دعوت ایک ساعت علم دعوت ایک دن رات علم دعوت ایک ہفتہ علم دعوت

لامکانی آنرا نتوانند گفت غیب دانی کہ باعین العیانی غیب دانی جنونیت وشیطانی
وغول بیابانی دیگر این راہ کشف نیست نہ بکرامات برحق فنا فی اللہ ذات مقرب
الحق فقیر جامع عالم باللہ منتہی صاحب دعوت علم دعوت سورہ مزمل دعا سیفی
باترتیب چنانکہ عرش کرسی لوح قلم نہ فلک ہفت طبق زمین را بجنباند ارواح
انبیاء واولیاء اللہ عبرت خورند وفرشتگان در حیرت بمانند۔ فقیر عالم باللہ
چنان دعوت خواند از آیات قرآن کہ در قید او بماند ہر دو جہان این علم دعوت است
مطالعہ در علم ساخت کشائیدہ ربع مسکون بادشاہی تخت این مراتب ابتدائی
بخشش فقیر است فقیر یکہ بر کونین امیر است صورت روز وشب سخت چنانکہ سنگ

ایک ماہ علم دعوت ایک سال علم دعوت ماضی ومستقبل وحال میں بھی حاصل ہوتی ہے
اور جبکہ دعوت صاحب قرب قرآن مجید سے پڑھتا ہے۔ تو وہ لاہوت کے مقام لامکان
میں ہوتا ہے۔ اس شخص کی بات کو غیب دانی نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ وہ تو عین حیاتی
ہوتی ہے۔ اور غیب دانی کا دعوےٰ تو جنونیت اور شیطانی ہوتا ہے۔ اور غول بیابانی
ہوتا ہے۔ اور عین عیانی نہ کشف سے حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ کرامت سے بلکہ
فنا فی اللہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص مقرب حق عالم باللہ فقیر
منتہی ہوتا ہے۔ بیان صاحب دعوت دعائے سیفی اور سورۂ مزمل کی طاقت
حضرت مرشدی ومولائی فرماتے ہیں کہ طاقت عامل صاحب دعوت دعائے سیفی و
مزمل کی اسقدر اللہ تعالےٰ نے عطا کی ہوتی ہے کہ اگر وہ عرش کرسی لوح قلم نو آسمان
اور ہفت زمینوں کو جنبش دیکر ہلانا چاہے تو سب کے سب مارے ہیبت کے ہل
جائینگے۔ انبیا اور اولیاؤں کی روحیں عبرت میں آجاتی ہیں۔ اور فرشتے حیران رہ جاتے
ہیں۔ اور فقیر عالم باللہ قرآن مجید کی آیات بینات سے اسی طرح پر پڑھتا ہے کہ
ہر دو عالم اس کی قید میں آجاتے ہیں اور یہ علم دعوت ہے جس کے مطالعہ سے فتح عالم
دنیا پر ہوتی ہے۔ اور بادشاہی نصیب ہوتی ہے اور یہ دعوت تخت سلیمانی پر بٹھا
دیتی ہے پھر حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ

پارس ہر وجود مس آہن کاذب را کہ ہم صحبت شود زر سرخ گرداند وصادقان را بمرتبہ علم تصدیق نصیب رساند صدق قولہ تعالےٰ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا حدیث اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ کہ دوام طالبانِ او درحضور باشعور بریں مرتبہ مشو مغرور راہ بیشتر فنا در فنا بقا در بقا لقا در لقا باو باش باحیا ترس از خدا فتح از علم است ظاہر عبادات مقامات علم باطن من لدنی واردات عینی فتوحات قرآن کتاب اللہ لاریب ازیں چہار قسم نقش لطاب کہ عمل ایں تماشا کونین دریں مذکور نقش اینست تصور طریق و تصور توفیق و تصور تحقیق و تصور دریائے

فقیر تو امیر کونین ہوتا ہے اور صورت حال اپنی میں شب و روز مانند سخت سنگ پارس کے ہوتا ہے۔ ہاں اگر مہربانی اور لطف فرمائے تو ایک نظر سے لوہے اور تانبے عیب دار کو سونا بنا کر دکھا دیتا ہے۔ اور صادقان کو مرتبہ علم تصدیق صدق پر پہنچا دیتا ہے۔ لقولہ تعالےٰ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا یعنی انبیاء و صدیقین و شہدا و نیک آدمیوں میں سے اور یہ لوگ کیسے ہی خوب رفیق ہیں۔ اور اس منزل کے طے کرنے کے لئے ضرورت رفیق کی ہے چنانچہ فرمانِ عالیشان اسپر ناطق ہے اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ۔ اور ایسے شخص کے مرید ہمیشہ حضوری میں باشعور رہتے ہیں۔ پس ایسے مرتبہ شعور پر فقیر کو مغرور نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مردانِ خدا کی راہ اس سے بالاتر ہے۔ اور انکی منزل فنا در فنا بقا در بقا لقا در لقا ہمدم رہتی ہے۔ اور تو بھی اسی حالت میں رہو۔ اور خدا سے ڈر اور حیا کر۔ اور فتح و نصرت علم سے ہوتی ہے۔ جس کے ذریعہ ظاہری عبادت و مقامات فقر حاصل ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اے طالب علم ظاہری و باطنی ولدنی و اردات غیبی و فتوحات اور یہ سب کچھ قرآن مجید لاریب سے ہی حاصل کر۔ اور اسی نقش سے دو جہان کا تماشا تجھے دکھائی دیگا۔ بیان نقش کے قسم ہے۔ حضرت مرشدی ومولائی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

عمیق و تصوّر طریق آنست کہ با تصوّر اسم اللہ ذات در دم طاعت ہر دو
جہان را طے گرداند ہمہ نظر تماشا کونین بماند۔ تصوّر تحقیق آنست کہ از اسم
اللہ ذات خود را بقرب اللہ در توحید حضور رساند و دوام ہمہ نظر رحمت
اللہ منظور ماند و تصوّر دریائے عمیق آنست کہ از تصوّر اسم اللہ ذات
در دریائے توحید و باز در حیات و ممات از توحید بیرون نہ برآید۔
و ہفت اندام قلب قالب از توحید کشف نور دوام ہم سخن مع اللہ با حضور
و خلق میداند کہ با ما ہم سخن است۔ ہر کہ ازیں تصوّر ثلاثین راہ ندارد از طریق
تصوّر طریقت آگاہ ندارد کہ کل جز مخلوقات ذات صفات تجلیات الہام
کلام نور حضور مغفور شوق سرور اللہ اللہ اللہ باطن معمور فنا بقا دیدار

نقش چار قسم پر ہے۔ تصوّر طریق تصوّر رفیق تصوّر تحقیق تصوّر بحر عمیق۔ تصوّر
طریق و توفیق تصوّر اسم اللہ تعالےٰ کی ذات کا ہے جس کے ذریعہ سے ایک دم طالب طاعت
میں تمام جہان کا سفر طے کر لیتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے اسی نقش سے تماشہ دو عالم کا
بتوفیق خدا دیکھتا ہے۔ تصوّر تحقیق یہ ہے کہ تصوّر اسم ذات کے ذریعہ سے قرب
توحید الٰہی اور حضوری ہمیشہ کے لئے حاصل ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نظر رحمت میں
نظر منظور ہو۔ تصوّر دریائے عمیق یہ ہوتا ہے کہ تصوّر نقش اسم ذات لایزال کا توحید
باریتعالےٰ کے دریا میں طالب کو ڈبو دیتا ہے پھر وہ حیاتی و مماتی میں اس دریائے عمیق
سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ یعنی اس کا مرنا و جینا برابر ہوتا ہے۔ اور طالب کے ہفت
اندام و قلب و قالب از روئے کشف و توحید کے نور سے منوّر ہوتے ہیں۔ اور
خداوند کریم سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور لوگوں سے بھی باتیں کرتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں
کہ ہم سے باتیں کرتا ہے لیکن وہ حقیقت سے نابلد ہوتے ہیں۔ اور ممدوح فرماتے
ہیں کہ جو شخص ان تصورات کے طریقوں سے باہر نہیں۔ وہ اس طریقت کے راہ
سے ناواقف ہے اور وہ کس طرح پر منازل فقر طے کر سکتا ہے۔ پھر حضرت صاحب
فرماتے ہیں کہ تمام مخلوقات کلی و جزی کی ذات صفات تجلیات و الہامات و کلام و نور

لقا صرف آنچہ صنعت صانع خدا عالم باللہ ازیں اسم اللہ یکشاید وبنماید گنج الحرمین شرف الدارین تصرف کونین عین نما و باعین صفا و باعین بقا و باعین فنا باادب حیا مقرب شدن با خدا حضوری محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم دریں نقش تصور تمام است کہ مشاہدہ ہر دوام است ہر علم علمین کہ در وجملہ علم طے توفیق حاضرات کہ ہر مطالب پیش تو حاضر گرداند و علم ناظرات بکار نظر اللہ رحمت منظور رساند۔ بیت

از اسم اللہ نقش محمد بجو آنچہ ماسوی اللہ از دل بشو

کہ ظاہر توفیق کہ در باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق است ازیں نقش مذکور ایں نقش است

مُحَمَّدٌ

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

حضور مغفور لشوق سرور و باطنی نور معمور فنا فی اللہ بقا باللہ دیدار لقا یہ سب کچھ اسم ذات کے ان تصورات اللہ اللہ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں اور اسی سے صنعت صانع اللہ عالم باللہ کو نظر آتی ہیں اور دیکھتا ہے اور اسی تصور نقش اسم ذات سے گنج حرمین شرافت دارین وتصرف کونین و باعین نما و باعین صفات وبعین بقا وبعین فنا و بادب باحیا وقرب بخدا وحضوری مجلس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی سے نمودار اور حاصل ہوتی ہے اور طالب صادق تصورات کے ذریعہ سے ہمیشہ مشاہدہ میں رہتا ہے اور اسی سے حاضرات حاصل ہوتے ہیں۔ اور حاضرات سے ہر مطلب حاصل ہوتا ہے اور علم ناظرات سے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ بیت از اسم اللہ نقش محمد بجو۔ آنچہ ماسوی اللہ از دل بشو + اور طالب حق کے لئے لازم ہے کہ جب یہ وظیفہ کرے تو ظاہر میں توفیق اللہ کو مدنظر رکھے اور باطن میں تصور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحقیق کرے۔ اور اس نقشہ کو دل پر لگائے جس سے مجلس جناب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہے + نقش یہ ہے

مُحَمَّد

محمد محمد محمد محمد محمد محمد

تصورِ اسمِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم چہار طریق است کہ بخشندۂ چہار توفیق اول
آنکہ ہر کہ تصور اسمِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بر دل بگیرد و دل زندہ شود و نفس مطلق
بمیرد کہ تصور امیر است مرتبہ فنا فی اسمِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کامل فقیر است دوم
آنکہ ہر کہ اسمِ محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم را در دل آورد اسمِ محمد در مجلس محمد بر فتح
شناخت رسید زید سویم تصور اسمِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہر کہ تصور اسمِ محمد را در تصور
خود آورد کُل جز از اں تصور خود ظہور وجود مغفور آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ صاحب تصور انسان باشد نہ صفت حیوان گاو خر
چہارم آنکہ از تصور اسمِ محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حاضرات حاضر گرداند با علم
ناظرات بنظر رساند کہ در دل باقی آرزو نماند۔ این نقش راہ است کہ روز اول مرتبہ
بخشد معرفت بحضوری محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم است کہ علم حضور را

اور اس اسمِ محمد صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پکانے کے چار طریق ہیں۔ جن کے سبب
چار طرح کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اول جبکہ یہ تصور اسمِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا دل پر جگہ پکڑتا جاتا ہے اور منقش ہو جاتا ہے۔ تو پھر طالب کا دل زندہ ہو جاتا ہے
اور فرحت پیدا ہو جاتی ہے اور نفس بالکل مرجاتا ہے۔ چونکہ یہ تصور امیر اور مرتبہ فنا فی الرسول
کامل فقیر کا ہوتا ہے۔ دوم اس اسم کے تصور سے مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طالب کو نصیب ہوتی ہے۔ اور اس سے دل کی کشادگی اور عرفان کا دیکھنا پانا پہنچنا
سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔ سوم اس اسم کے تصور سے کُلی وجزی امور کائنات کے معلوم
ہو جاتے ہیں اور کُل گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اس صفت سے موصوف ہو جاتا ہے لِيَغْفِرَ
لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی تاکہ اللہ تعالے تیرے اگلے پچھلے ذنب بخشدے
(از سورہ انا فتحنا) اور صاحب تصور انسان پہنچتا ہے اور حیوانی صفت گاو وخر سے نکل جاتا ہے
چہارم اس اسم کے تصور سے حاضرات حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور علم ناظرات کے ذریعہ سے
انکو دیکھ سکتا ہے۔ پھر اس کے دل میں آرزو کسی طرح کی نہیں رہتی اور یہ تصور پہلے روز
ہی راہ صاف اور حضوری بخشش دیتا ہے۔ اور اس راستہ سے کسی اور طرف رجوع کرنا بہت بُرا ہی

گواہ است بجز حضوری دیگر رجوع آوردن گناہ است مرشدیکہ بمنزل بمرتبہ حضوری نرساند وتلقین از محمد رسول اللہ نہ واند آں مرشد گمراہ و طالبانِ او روے سیاہ نقش فنا فی الشیخ تصرف و توجہ شیخ و تفکر شیخ ہر کرا شیخ بنوازد مرتبہ خود بامرتبہ طلب مبدل سازد شیخ نام حضور است و دوام حضور است۔ حضور کردن طالبان و مریدانِ آنرا چہ مشکل دور است کہ باطن معمور است مذکور تصور شیخ این است تصور صورت شیخ باشد گنج کہ لازوال بہر حال ہر کہ صورتِ شیخ مبدل گرداند۔ روشن ضمیر شود۔ فنا فی الشیخ بمرتبہ فنا فی اللہ فقیر رسد کہ رستگار و کم آزار در مستی ہشیار بدست شیخ بمرتبہ ذوالفقار قاتل موذی کفار از بدعت باطل استغفار چوں تصور شیخ صورت با صورت یک

اور گناہ ہے اور جو مرشد مرید لا یرید کو حضور کی مجلس میں نہ پہنچائے۔ اور نہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کو تلقین دلائے اور نہ آپ کی ذات سے اُس نے تلقین حاصل کی ہو۔ تو پھر ایسا شخص دعوے مرشد ہونیکا کر بیٹھے۔ تو بیشک گمراہ ہے اور اُسکے مرید روسیاہ ہونگے۔

بیان نتائج تصور شیخ۔ حضرت مرشدی و مولائی فرماتے ہیں کہ نقش تصور فنا فے الشیخ سے صادق طالب کو تصرف و تفکر بتوجہ شیخ کے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ شیخ نے خود یہ حضوری حاصل کی ہوئی ہو۔ ایسا شخص بیشک اپنے مرتبہ میں اُسکی تبدیلی کر سکتا ہے۔ اور شیخ نام ہی حضوری شخص کا ہے۔ اور جو شیخ صاحب حضوری کا ہے۔ اور ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے اُس کے لئے طالبوں کو حضوری کر دینا کوئی مشکل کام نہیں ہی کیونکہ اُس کا باطن حضوری سے خود معمور ہوتا ہے۔ اور بیشک صورت تصور شیخ کی دائیے صادق کو گنج بخش و بے زوال خزانے بخشتی ہے۔ اور جو شخص کے اپنی صورت کو شیخ کی صورت میں تبدیلی کرے۔ تو وہ روشنضمیر ہو جاتا ہے۔ اور تصور الشیخ سے ضرور فنائے الشیخ کا مرتبہ حاصل ہونے سے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے جس سے صاحب نجات و کم آزاری و مستی میں ہوشیاری وغیرہ خصائل اسمیں آجاتے ہیں اور تصور شیخ کی صورت اس کے لئے ذوالفقار کا کام دیتی ہے۔ اور اسکے دشمنوں اور

وجود قل ہو اللہ احد خواند ہر جا کہ خواہد صورت شیخ طالب مرید را ہر سطالب
و بہر منزل مقام رساند دریں فنا فی الشیخ نخست یقین درست بر تلقین اعتبار د
بر شیخ جان فدا یار غم بردار در ترک توکل حسبی جسم با جسم شیخ اسم با سم قلب با قلب
شیخ دِل با دل شیخ روح با روح شیخ دم با دم شیخ قدم با قدم شیخ

فنا فی الشیخ

شیخ چوں تصوّر صورت شیخ در وجود بگرداند صورت شیخ در مجلس محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بحضور رساند بدیں طریق مرتبہ فنا فی الشیخ والا مرتبہ صورت

کفار کے لئے اس کے ہاتھ میں یہ ایک برہنہ تلوار ہے۔ اور یہ تصوّر اسکو بدعت و
گمراہی میں نہیں پڑنے دیتا جھٹ تلقین استغفار کی اس کی زبان پر جاری کرا دیتا ہے
اور جس وقت شیخ کی صورت باصورت مرید ہو کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھتی ہے۔
تو پھر صورت شیخ مرید کو جس منزل و مرتبہ پر چاہے پہنچا دیتی ہے اور شیخ کے تصوّر
سے بیقراری و خستگی نہیں حاصل ہوتی بلکہ اس میں یقین درست ہوتا ہے اور مرید کو
لازم ہے کہ اوّل مرشد کی تلقین روحانی پر اعتبار کرے اور اپنے شیخ کی صورت پر جان
نثار کرے پھر انشاء اللہ تعالے ایسا شخص صاحب یارِ غار اور غم بردار بنجائیگا اور مرید کا جسم حسبی
و توکل و ترک میں شیخ کا خود جسم بن جائیگا۔ اور تصوّر اسطرح پر کرنا چاہئے۔ کہ اسم با اسم
شیخ قلب با قلب شیخ دل با دل شیخ روح با روح شیخ دم بدم شیخ قدم با قدم
شیخ تصوّر لکھانا چاہئے

فنا فی الشیخ

پس جبکہ اس طرح
پر تصوّر وجود میں منقش ہو جائیگا۔ تو یہی تصوّر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس
میں مرید کو پہنچا دیگا۔ اور یہی فنا فی الشیخ کا فقر میں ایک مرتبہ ہے۔ اور اگر اسمیں

بت پرستی فنا فی الشیطان است ۔ این نقش فقیر فیض اثر بر نفس قہر صاحب نظر باطن خضر در نظر او برابر است خاک سیم و زر بلکہ بر نفس امیر ابتدائے مرتبہ فقیر بر زبان علم قرآن تفسیر روشن ضمیر فقیر کمبطالعہ علم فقہ دفقہ رہبر مشاہدہ درجات مذکور این نقش اینست

فرخ
فقر
فرخ

ہر کہ تصور اسم فقر در تصور آورده اسم فقر بسلطان الفقر برده الفقر لایحتاج الا الی اللہ ہر کہ محتاج است فقیر نبود فیض و فضل فقر روح است و رحمت فقر و لطف فقر و ہدایت فقر و ولایت فقر و عنایت فقر و لقائے فقر و لقا فقر و رضائے فقر و فضلے فقر و قدرت فقر و جمعیت جمال جلال فقر و سر اسرار فقر و نور حضور و عقل بالکلی شعور فقر و مالک الملک

نہیں ۔ تو یہ تصور بت پرستی اور تصور شیطانی فنا فی الشیطان کا مرتبہ ہے ۔ اور یہ نقش طالب راہ کے لئے فیض اثر ہوتا ہے ۔ اور نفس کے لئے تلوار قہر ہے ۔ اور صاحب نظر باطن خضر ہوتا ہے ۔ اور اسکی نظر میں مٹی اور سونا و چاندی سب برابر ہوتے ہیں ۔ چونکہ وہ نفس پر امیر ہوتا ہے اور فقیر ابتدائی مرتبہ و حالت میں زبان پر قرآن مجید اور تفسیر کا علم ہوتا ہے ۔ اور صاحب روشن ضمیر اور علم فقہ کے مطالعہ سے فتوحات امور مذکور کا مشاہدہ ہوتا ہے ۔ نقشہ فقر یہ ہے

فرخ
فقر
فرخ
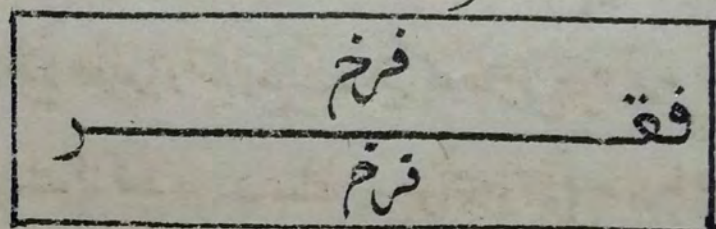
جو شخص نقش تصور اسم فقر کا کرتا ہے اسکو وہ اسم مرتبہ سلطان الفقر میں پہنچا دیتا ہے ۔ اور الفقر لایحتاج الا الی اللہ کا مستحق ہو جاتا ہے یعنی فقیر کسی کا سوائے

مقربِ ربانی بادشاہی مُلک سلیمانی فقر و گنج تصرف در کیمیائے فقر و حیات و ممات فقر و علم درجات فقر و نفس دم قلب روح دل در محبت سوختہ ایں مجموعہ جمیع مراتب از تصور اسم فقر بکشاید و بنماید فقر سہ حرف است ف ق ر از حرفِ ف فنائے نفس۔ از حرف ق قہر بر نفس و از حرف ر راضی بر خدا و از حرف ف فخر و از حرف ق قرب و از حرف ر راز ایں مراتب فقر محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبت۔ و از حرف ف فضیحت و از حرف ق قہر خدا و از حرف ر رد فقر مکبّ۔ نعوذ باللہ من فقر المکب

اللہ تعالےٰ کے محتاج نہیں ہوتا۔ اور جو فقیر کسی کا محتاج ہو۔ وہ فقیر نہیں۔ چونکہ فیض و فضل فقر کا روح ہوتا ہے۔ اور رحمت و لطف و ہدائیت و ولائیت و عنائیت فنا و بقاء قضا و قدرت و جمعیت جمال و جلال و علم سر اسرار و نور حضور و شعور کلی و مالک الملک قرب ربانی بادشاہی ملک سلیمانی و کیمیا و حیات و ممات اور درجات علم و نفس دم قلب روح محبت دِل سوختہ یہ سب کے سب اوصاف وجود فقر کے ہیں۔ اور فقر ہی ان تمام مقامات و مراتب کو کھول دیتا ہے اور ان کا نام ہی فقر ہے۔ بیان معنی تفسیر لفظ فقر۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ فقر کے تین حرف ہیں ف۔ ق۔ ر۔ حرفِ ف سے مراد اپنے نفس کو فنا کر دینا۔ اور ق سے مراد اپنے نفس پر قہر کرنا۔ اور حرفِ ر سے مراد راضی برضائے مولیٰ رہنا۔ اور پھر حرف ف سے مراد فخر یعنی الفقر فخری کے مصداق ہونا۔ اور ق سے مراد قرب الٰہی حاصل کرنا۔ اور ر سے مراد صاحب راز ہونا۔ پس اسی کا نام فقر ہے اور یہی مراتب شفیع نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ ہاں اگر یہ نہیں۔ تو ف سے فضیحت اور ق سے قہر خدا اور ر سے رد ہونا مراد ہوگی۔ اور ایسے فقر سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بایں الفاظ پناہ مانگتے ہیں۔ نعوذ باللہ من فقر المکب یعنی منہ کے بل گرانیوالے فقر سے اللہ تعالےٰ پناہ دے۔ یہ حدیث شریف شرح عین العلم کے اخیر پر درج ہے اور حدیث لا یحتاج بھی آئی ہے

شرح دوم در علامات پیر کامل و مرشد تمام و علامت آن۔ بدان اعلم ایہا المؤمن کہ طلب حق در متابعت رسول اللہ قولہ تعالےٰ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس ہر کہ غیر متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شیخ زادگی خود را راہبر و پیشوا سازد او ضال و مضل کما قال شیخ جنید بغدادی اِذَا رَاَیْتَ صُوْفِیًا وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ تَفْسِیْرٌ وَعَلٰی یَمِیْنِہٖ اَحَادِیْثٌ وَعَلٰی شِمَالِہٖ کُتُبُ الْفِقْہِ تَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْطَانٌ وَمَا صَدَرَ عَنْہُ مَکْرٌ وَاِسْتِدْرَاجٌ یعنی ہرگاہ کہ یک افعال و اقوال او برخلاف شرع و فقر محمدی باشد آن صوفی را شیطان منسوب کردہ ازاں اجتناب تمام باید زیرانکہ جاہل پیر و پیشوا ازاں نشاید۔ کما قال اللہ تعالےٰ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاہِلِیْنَ قولہ تعالےٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰہِلِیْنَ ۔ چہ گفت آنکہ گفت

بیان شرح دوسری علامات مرشد کامل و مرشد ناقص اور اس کے عیب حضرت مرشدی و مولائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے طالبان حق یاد رکھیں اور تم کو واضح رہے کہ حق تعالےٰ کا راستہ حق اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے اور اسی سے ملتا ہے لقولہٖ تعالےٰ لقولہٖ تعالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سپارہ ۳ سورہ آل عمران) یعنی اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھیگا۔ پس جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کے بغیر صرف اپنی شیخ زادگی کے تکیہ و بھروسے پر لوگوں کی رہبری و پیشوائی کریگا۔ تو وہ شخص خود بھی گمراہ ہوگا۔ اور لوگوں کو بھی گمراہ کردیگا۔ چنانچہ حضرت زبدۃ العارفین شیخ جنید بغدادی و حضرت امام شبلی رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں اِذَا رَاَیْتَ صُوْفِیًا وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ تَفْسِیْرٌ وَعَلٰی یَمِیْنِہٖ اَحَادِیْثٌ وَعَلٰی شِمَالِہٖ کُتُبُ الْفِقْہِ تَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْطَانٌ وَمَا صَدَرَ عَنْہُ مَکْرٌ وَ اِسْتِدْرَاجٌ یعنی جب تو کسی صوفی کو دیکھے۔ اور اُسکے سامنے تفسیر اور دائیں ہاتھ میں احادیث اور بائیں ہاتھ میں فقہ نہ ہو۔ یعنی اُنکے خلاف چلتا ہو تو سمجھیں کہ وہ شیطان ہے۔ اور جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہے سب کا سب مکر و استدراج ہے۔ پس اگر اسکا قول اور فعل

بیت سگ تر شود از بول پاک تر باشد از آں کسیکہ کند اختلاط با عامی

اور تفسیر منیر ایں آیت آوردہ است الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس یعنی شیطان بر دو نوع است شیطان جن کہ مشہور ست وشیطان انس شیخ جاہل کہ بدی او در خفی است وبدی شیخ جا در ظاہر پس پیر کامل را اول اعمال واقوال او بطریق مذکور موزون میباید بعد ازاں اور الازم است کہ از چہار علم آگاہ باشد وبعد بجا آوردن ایں امور پیرے او مقید بچہار شرط است اگر ایں شروط درو موجود باشد پیرے را شاید والادست بکسے ندہد تا ضال ومضل نگردد اول علم تفسیر واحادیث تمام

ایک بھی شرع کے خلاف پر ہے۔ تو وہ صوفی نہیں شیطان ہے۔ پس ایسے پیر سے کنارہ کشی کرنی چاہئے۔ اور اسکی مجلس سے بھی اجتناب چاہئے۔ اور جاہل شخص پیشوائی اور رہبری کے لائق ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اس سے دُور رہنا چاہیے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ یعنی جاہلوں سے مُنہ موڑلیں۔ انکی باتوں اور فعلوں پر اعتماد کرنا اچھا نہیں۔ اور انکی جہالت کی برائی پر دُوسری آیت شاہد ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ اور اسپر کیا کسی نے خوب لکھا ہے

سگ تر شود از بول پاک تر باشد۔ ازاں کسیکہ کند اختلاط با عامے ۔ اور تفسیر درمنثور تحت آیت کریمہ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کے لکھا ہے۔ کہ شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو جن شیطان جو مشہور ہے اور دوسرا انسان شیطان جیسے کہ جاہل پیر۔ کیونکہ شیطان جن کی برائی تو اندرونی خرابی کرتی ہے۔ اور جاہل پیر کی تو ظاہر ہوتی ہے۔ اور شیطان جن لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے بھاگ جاتا ہے۔ لیکن یہ نامراد جاہل پیر مانند نجدی وہابی کے اس سے بھی نہیں بھاگتا۔ پس مرشد کامل کو لازم ہے کہ اپنے اقوال وافعال مطابق شریعت کے بنائے جوکہ اسکو موزون ہوں پھر اسکے بعد اسکو لازم او ضروری ہے کہ ان چار علموں سے آگاہ ہو۔ اور ان تمام امور کے جاننے کے بعد اس پیر صاحب کے لئے یہ شرائط ہیں پس اگر اسمیں یہ چاروں شرطیں پائی جائیں

دانستہ باشد یعنی این ناسخ واین منسوخ ومعمول وغیر معمول ہر از یکدیگر امتیاز
نتوانند کرد۔ زیرانکہ ایمان آوردن بہ کلام اللہ فرض است وبتمام کلام اللہ عمل
فرض نیست۔ وچوں دریں قدم مستقیم آمدی نفس وشیطان اطوار بکدرہ وطورہائے
نفس ملہمہ تو بہ پیش آرد چوں نقطہ ہا باراں سراب وگرد وغبار وچوں گرمائے
نصف روز تابستان ناگہان دراں میان رنگہائے زشت گوناگون پیدا
شود کہ ہمگی دہ ہزار پردہ ہا نفس وشیطان تو بہ پیش آیند گاہے باغہائے گوناگون
ودختران وجوانان لطیف وجوہائے لطیف وحور قصور وعرش وکرسی نباشد
زبان زبان اگر چیزے نا شروع واز کاہلی از تو در وجود آمدہ باشد عرش وکرسی

تو پیر بننے کے لائق ہوگا۔ ورنہ کسی کو بیعت نہ کرے۔ تاکہ خود بھی گمراہی میں نہ پڑجائے
اور دوسروں کو بھی گمراہ نہ کرے۔ اور وہ شرطیں یہ ہیں اوّل علم تفسیر قرآن مجید وعلم
حدیث کا پورا پورا ماہر اور واقف ہو اور ناسخ ومنسوخ اور معمول اور غیر معمول آیات کا
جاننے والا ہو۔ اور اس میں پوری پوری تمیز کر سکتا ہو۔ چونکہ تمام قرآن مجید پر ایمان
لانا فرض ہے۔ لیکن تمام قرآن مجید پر عمل فرض نہیں۔ (ف) واقعی اسمیں بعض احکام
فرض اور بعض واجب اور بعض سنّت اور بعض مباح اور بعض مستحب ہیں۔ اور بعض
سے صرف عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض صرف قصائص کے طور پر اس قرآن مجید
فرقان حمید میں ہیں۔ پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جب انسان اس راہ پر ثابت
قدم ہو کر آتا ہے۔ اور شروع کرتا ہے۔ تو نفس وشیطان اسکو بڑے بڑے بُرے اطوار
اور اسکے سکھلاتا ہے۔ اور اسکا نفس ملہمہ طرح طرح کے واقعات پیش کرتا جائیگا۔ کبھی
نظر میں قطرات بارش کبھی سراب کبھی گرد وغبار کبھی کچھ کبھی کچھ۔ غرضیکہ بے شمار
رقسم رقسم کے رنگ اس کے آگے نمودار ہونگے۔ کم از کم دس ہزار پردے بُرے نفس شیطان
طالب راہ کے سامنے لاتا ہے اور کبھی تو گوناں گوں باغ اور خوبصورت لڑکیاں نوجوان
اور نہریں صاف اور حور وقصور عرش کرسی وغیرہ اس کے سامنے ہوتی ہیں اور حالانکہ
وہ چیزیں حقیقت میں نہیں ہوتی ہیں بلکہ محض شیطانی بناوٹیں ہوتی ہیں۔ اور اگر سوء قسمت

شیطان بنور رونماید۔ پس مرشد کامل انیست کہ از چہار مراتب طریق طریقت
سلامتی بگذراند وبحقیقت رساند۔ چہار طریق متفق این است اوّل طریقت
کہ برو صاحب طریقت نازل میشود کہ آں محض کشف وکرامات مطلق از
نفس انا مغرور خوش وقت مسرور از قرب وصال اللہ دور تر اگرچہ در نظر
خلق ثواب نزد خالق حجاب دوم طریق کہ بر صاحب طریقت نازل میشود رجوعات
خلق وحبونیت دنیا واہل دنیا در قید ودنبال گرد ونزدیک خلق فریاد رس
ونزدیک خالق خام اہل ہوا ہوس سویم طریق بر صاحب طریقت مسخرات از
وحوش وطیور ونزدیک خلق طیر سیر ونزدیک خالق در مراتب غیر چہارم طریق
بر صاحب طریقت نازل میشود سیر ومشاہدہ طبقات مقامات ناسوت

میں کوئی بات ان کے دیکھنے سے طالب سے غیر مشروع ظاہر ہوئی یا کاہلی وجود میں
آگئی۔ تو سمجھ لیں کہ یہ سب کار شیطانی نفس کی ہے جو متبع شیطان کے ہوا ہے۔ اور
شیطان تو اسوقت اس حالت ذکر میں تجھے عرش وکرسی بھی بنا کر دکھا دیگا۔ لیکن
یاد رکھیں کہ یہ سب باتیں شیطانی ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پس مرشد
کامل وہ ہوتا ہے جو طریقت کے ان چار مراتب سے صحیح سلامت طالب کو عبور کرادے
اور حقیقت تک اسکو پہنچادے اور وہ چار طریقتیں یہ ہیں۔ اوّل جو صاحب طریقت
پر آثار کشف وکرامات کے ظاہر ہوتے ہیں وہ محض نفسی ہوتے ہیں۔ جن سے وہ
مسرور اور خوش ہوتا ہے۔ لیکن اس خیال سے اور خوش ہونے سے وہ انسان معرفت آلہی
سے بہت دور رہتا ہے۔ اگرچہ عوام الناس کی نظر میں ثواب ہے۔ لیکن خداوند کریم
کے نزدیک یہ سخت عذاب اور حجاب ہے۔ دوم طریق جو صاحب طریقت پر وارد
ہوتا ہے۔ وہ رجوعات خلق ہے جسکی قید میں لوگ رہتے ہیں اور صاحب جنون کی
طرح پیچھے پیچھے دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور لوگوں کی نظر میں تو وہ شخص فریاد رس ہے
لیکن احکم الحاکمین کے نزدیک اہل ہوا اور صاحب ہوس ہے۔ سوم طریق جو
طالب طریقت پر ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اسکی تسخیر میں چرندے و پرندے ہوتے

جبروت و ملکوت نزدیک خلق غوث و قطب ہفتاد ہزار مقامات فوق العرش تا تحت الثریٰ انتہائے مقام طریقت محروم از معرفت و حقیقت اگرچہ از غلبات سکر و صحو خود را عارف حضور خوانند از گرمی سکر و صحو دور نزدور مانند پس معلوم شد کہ در شریعت الایمان بین الخوف والرجا آنچہ غوث و قطب اوتاد و ابدال در آں مقامات کبیرہ و صغیرہ است مقام صغیرہ مشاہدات ہفت طبقات زمین و مقام کبیرہ مشاہدہ نہ طبقات آسمان و عرش و کرسی و لوح و قلم و فقیر عارف باللہ مقام صغیرہ باشد و بدیدن گناہ صغیرہ است و مقام کبیرہ طیر سیر نہ فلک بدیدن گناہ کبیرہ است بجز حضوری و مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غرق توحید معرفت الٰہی الا اللہ

ہیں۔ اور لوگوں کے نزدیک وہ صاحب طیر و سیر کہلاتا ہے۔ لیکن عندالخالق یہ سب غیر ہے چہارم طریق جو صاحب طریقت پر ظاہر ہوتا ہے وہ مقام ناسوت و جبروت و ملکوت کے طبقات کا مشاہدہ اور انکی سیر کرتا ہے جس سے لوگ اسکو غوث و قطب سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں۔ اور حالانکہ ابھی ستر ہزار مقامات عرش کے اوپر تحت الثریٰ تک باقی ہیں۔ اور انتہائے طریقت سے وہ ہنوز محروم ہے۔ اور اگرچہ اسکو سکر و صحو کی وجہ سے لوگ انکو صاحب حضوری و عارف کہتے ہیں۔ مگر ابھی منزل سکر و صحو سے اصلیت میں بہت دور پڑا ہے۔ اور معلوم ہو کہ شرع شریف میں ایمان بین الخوف والرجا کے ہوتا ہے۔ اور اسی کے مطابق غوث و قطب و اوتاد و ابدال عمل در آمد ہوتے ہیں۔ اوہ انہیں مقامات صغیرہ و کبیرہ میں رہتے ہیں۔ اور مقامات صغیرہ سات زمینوں کے پردوں کے مشاہدات ہیں۔ اور مقامات کبیرہ نو طبقات عرش کرسی لوح قلم کے مشاہدات ہیں۔ اور فقیر عارف باللہ مقام صغیرہ میں ہوتا ہے۔ لیکن انکو دیکھنا بھی انکا گناہ صغیرہ ہے۔ اور ایسا ہی صاحب مقام کبیرہ کو سیر طیر فلکی کرنا اور دیکھنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ تاوقتیکہ مجلس آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف نہ ہو چکا ہو۔ اور آپ کی ذات سے تلقین حاصل نہ کر لی ہو

آں چشم مباد کہ بجز حضوری مجلس محمد صلے اللہ علیہ وسلم وحدانیت الا اللہ دیگر بیند بیت

دیدہ آں باشد کہ بیند عین نُور　　دیدہ آں باشد بود مجلس حضور

فقیر آنچہ گوید از راہِ حساب گوید۔ از راہِ حساد گوید نہ از حسد معرفت الٰہی توحید و مجلس محمد صلے اللہ علیہ وسلم آفریں بر آں باد کہ شب و روز در مجلس حضور غرقِ نور بردوام باطن تمام ظاہر در مردم عام صاحب نظر دید از باطن از ظاہر خبر خیلے مشکل و دشوار است۔ و نزد کاملان ظرفہ زد در ہر دو حال الیشاں ہمیں کار ست اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ اگر کسے از حضرت آدم تا بخاتم النبیین و از خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تا روز قیامت از برق و باد تیز ترو رود ہرگز طناب خیمہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و معرفتِ الٰہی نتواں رسید

اور غرق فی التوحید اور معرفت کے عرفان کو پورے طور پر طے نہ کر چکا ہو۔ اور اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔ اور خدا کرے وہ آنکھ ہی نہ ہو۔ جو مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور خدا تعالےٰ کی وحدانیت سے محروم رہے۔ بیت

دیدہ آں باشد بود مجلس حضور　　دیدہ آں باشد کہ بیند عین نور

ترجمہ ہندی

اکھ اوہ جو مجلس سرور پاوے نور تجلّی　　ورنہ اکھ اوہ اندھی جنگی رکھوں لوں تسلّی

بصارت وحدانیت ستدی منزل پر پہنچاوے　　غیر شرع نہ پہنچے اُسجا بھاویں زور لگاوے

حضرت مرشدنا فرماتے ہیں کہ فقیر جو کچھ کہتا ہے از روئے خیر خواہی وحساب کے کہتا ہے نہ از روئے حسد وعناد کے۔ اور جو کچھ بھی ہے وہ از توحید و معرفتِ الٰہی اور اتباع مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اور آفرین و ہزار ہا مبارک اُس شخص کے لئے ہو۔ جو شب و روز مجلسِ حضوری میں دُربار رہتا ہو۔ چونکہ اُسکا ظاہر و باطن ہمیشہ مکمل رہتا ہے۔ اور عام لوگوں کی نظر میں وہ مقبول و صاحب نظر گنا جاتا ہے۔ اور ظاہر و باطن کی اُس سے خبریں حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن ایسا ہونا ہمیشہ کے لئے بڑا مشکل امر ہے اور کاملوں کا ہر حال میں یہی کام

راہ دراز لیکن برکت اسم اللہ طرفہ زدمردہست بمقام صاحب راز راہ صاحب تصور اسم اللہ را بریاضت طبقات تعلق ندارد کہ آں ذات اسم اللہ ذات اللہ لبس ماسوی اللہ ہوس۔ بعضے طائفہ اند کہ بنظر ناظر مردم را بتوجہ ذکر دم مردم را جانب خود کشند و مسخر کنند۔ انچنیں طائفہ دم نوش مثل مار دور تر از معرفت پروردگار و بعضے طائفہ بتفکر و ذکر قلب دل را در شکم بگردانند جانب سینہ بکشند۔ ومیگویند کہ ایں حبس است دروغے غلط گویند ایں عبث است کہ حبس حضوری حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ذکر جاری گردد احتیاج تقلید تلاش دم لبستن نماند و بعضے طائفہ خود را

ہے کہ ایک چشم زدن میں وہ تمام کائنات کا سیر کر کے مطلع کر سکتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔ بیان بعض ذاکروں کے ذکروں کی حالت جنکا شریعت میں اصل نہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ بدون حضوری مجلس و توحید شرعی و شہودی کے اگر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیار تک اور خاتم الانبیاء سے لیکر روز قیامت تک بجلی اور ہوا سے تیز دوڑے۔ تو پھر بھی آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیمہ کی رسی تک نہیں پہنچ سکتا۔ چونکہ یہ راستہ بہت دور دراز کا ہے۔ اور بدون تصور اسم ذات کے نہیں حاصل ہو سکتا۔ لیکن یاد رکھیں کہ بہ برکت اسم ذات کے یہ سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور صاحب تصور اسم ذات کے لئے ریاضت طبقات سے کچھ لگاؤ نہیں کیونکہ اسم اللہ ذات کی انتہا بھی اسم اللہ ذات ہی ہے۔ پس اللہ بس ماسوی اللہ ہوس ہا اور حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ بسبب ذکر دم کی توجہ کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اور شیا کو مسخر کر لیتے ہیں۔ پس اسطرح کا فرقہ دم نوش سانپ کی طرح موذی ہے۔ اور ایسا فرقہ معرفت الٰہی سے بہت دور پڑا ہوا ہے۔ (ف) کیونکہ ایسا کرنیکا ثبوت شرع شریف سے نہیں ملتا۔ اور بعض لوگ تفکر و ذکر قلب دل کو پیٹ سے پھراتے ہیں پھر اسکو سینے کی طرف کھینچتے ہیں۔ پھر کہتے

ذاکر قلبی میگویند دم را بستہ می برآرند بیروں از راہ سوراخ بینی اولیٰ تر آن است
کہ رُوئے ایں بد مذہب نہ بینی۔ چوں دم بستن کار کفار اہل زنار از یں طایفہ
بلید ہزار بار استغفار و معنی حبس را کن از گناہان صغیرہ و کبیرہ و از شرک و
بدعت احصار و حبس ایمان و اسلام را کُن یعنی مومن مسلمان شدن بسیار
خیلے دشوار است کما قال النبی اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُ مِنْ یَدِہٖ وَ لِسَانِہٖ
ونہ ایں معنی است کہ دم حبس و بند کردن گرفتہ مخالف نفس و حدیث نیامدہ است
بلکہ عبث است رسوم کفار و چوں اگر جالسان بدعوی ایں آیت مذکور معنی کنند کہ
بر نفس امیر شوم بلکہ اسیر نیز غلط و کذب گویند مخالف از معنی آیت قولہ تعالےٰ
و دخل جنتہ وھو ظالم لنفسہٖ معنی مذکور چہار طیور است یعنی خروس شہوت

ہیں کہ ارے میاں یہ حبس ہے حالانکہ یہ بات بالکل جھوٹ ہے اور بیہودہ اور غلط ہے
کیونکہ خلاف شرع ہے۔ اور جناب صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تو خود بخود جاری
ہو جاتا ہے۔ اور اس مقام میں تو تقلید و حبس دم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بعض
لوگ اپنے آپ کو ذاکر قلبی کے ماہر کہلاتے ہیں۔ اور سانس کو خوب بند کر کے
سوراخ ناک سے نکالتے ہیں۔ پس طالب مولیٰ کو بہتر ہے کہ ایسے بد مذہب کا
منہ تک نہ دیکھے۔ کیونکہ سانس کا بند کرنا کفار زنار اہل دوزخ کا کام ہے۔ پس
ایسے گروہ سے ہزار بار استغفار کرنا چاہیئے۔ اور فرماتے ہیں کہ حبس مطلق جائز ہے
جو مطابق شریعت کے ہو۔ چونکہ حقیقت اسکی یہ ہے کہ انسان کو گناہ صغیرہ اور کبیرہ
سے محفوظ رکھے۔ اور خطرات نفسانی شیطان کے نہ آنے دے اور شرک و بدعت
سے بچائے۔ اور ایمان اسلام انسان کے کو حصار میں رکھے۔ اور کسی کے ایذا کے درپے
نہ ہونے پائے۔ اسلئے حقیقت میں مسلمان ہونا مطابق اس حدیث کے نہایت مشکل امر
ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ اور ایک روایت میں یوں مسطور ہے اِنَّ رَجُلًا
سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ

زینت زاغ حرص کبوترِ ہوا چوں ایں چہار طیور کشتہ شوند شیطان از نفس جدا شود۔ صاحبِ نفس بر نفس امیر شود و نفس رنجور در قید آمدہ بمیرد بمیت النفس ویحی القلب بموجب ایں آیت کلام ربانی ارلع عناصر قولہ تعالےٰ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ بیت عبث را بگذار بہ ہم حبس را غرق فی التوحید شو عارف خدا

مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ نقل از مشکوٰۃ کتاب الایمان یعنی مسلمان کامل وہ ہوتا ہے جس سے کسی مسلمان بھائی کو زبان اور ہاتھوں سے ایذا نہ پہونچے۔ سلامتی رہے۔ اور اسکی حقیقت یہ نہیں ہے کہ دم تو بند کرے اور کام قرآن مجید اور حدیث شریف کے برخلاف کرے ایسا حبس کرنا تو بیفائدہ اور غلط ہے۔ اور یہ حبس رسم کفار و اہل نارکی ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ دعوے کرے کہ میں اس آیت کے معنے پر ہوں اور امیر نفس پر ہوں۔ تو یہ کہنا بھی اسکا غلط ہے۔ اسیر نفس ہے امیر نفس نہیں۔ اور آیت کے معنے کے بالکل برخلاف ہے۔ اور آیت مسطور کے مرادی معنے تو یہ ہیں کہ چار پرندے ہیں یعنی ایک تو شہوت کا مُرغ دوسرا زینت کا مور تیسرا حرص کا کوا چوتھا ہوا کا کبوتر پس جبکہ یہ چاروں پرندے قتل کئے جائینگے۔ تو پھر شیطان لعین بھی نفس سے الگ ہو جائیگا۔ اور صاحب نفس نفس پر حکمران ہو جائیگا اور غالب ہو جائیگا اور نفس اُسکی قید میں آکر مر جائیگا۔ اور اس مقولہ کے مطابق صاحب صفت بنجائیگا ویمیت النفس ویحی القلب یعنی جبکہ نفس مرجاتا ہے تو قلب انسان زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اربعہ عناصر سالہ کی تشریح اس آیت قرآن مجید سے ظاہر ہوتی ہے۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ یعنی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کسطرح زندہ کرتا ہے۔ کہا۔ تو اس بات پر یقین نہیں کرتا ہے۔ عرض کیا مجھے یقین تو ہے لیکن محض تسلی خاطر کے لئے۔ خدا نے کہا کہ چار پرندے لیکر اُسکے اجزا مختلف پہاڑوں پر رکھو پھر اُنہیں اپنی طرف بلاؤ۔ پھر وہ تمہاری طرف دوڑ

معرفتِ سوئیم دریافتنِ علم شریعت و علم طریقت و علم حقیقت اما معرفت علم ناسوت انسان شریعت است و علم ملکوت نفسانی طریقت است و علم لاہوت رحمانی حقیقت است۔ اما علم ناسوت ایں جہان است و علم ملکوت آں جہان است و علم جبروت قُرب آں حضرت است علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ ایں جہان است و نہ آں جہان است و علم لاہوت رحمانی اتصال مع اللہ است خود بے نشان است

کرائیگے۔ پھر عین معلوم ہو جائیگا کہ خدا تعالےٰ غالب حکمت والا ہے بیت

عبث را بگذار ہمدم جبس را غرق فی التوحید شو عارف خدا

(ف) صاحب تفسیر حسینی ورومی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ اور صاحب حسینی نے تو حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یوں نقل کیا ہے۔ ؎

چار مرغ است چار طبعِ بدن جملہ راہبر دین بزن گردن

بس بایمان و عقل عشق و دلیل زندہ کن ہر چہار را چو خلیل

اور صاحب عرائس البیان صفحہ ۵۷ میں اس مسئلہ کی بہت طول وطویل تفسیر بیان کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ چار طیور سے مراد عقل وقلب ونفس وروح ہے۔ عقل کو محبت کی چھری سے ملکوت کے دروازے پر قربان کرنا چاہیئے۔ اور قلب کو شوق کی چھری سے دروازہ جبروت پر قربان کرنا چاہیئے۔ اور نفس کو عشق کی چھری سے ایک ذات فرد پر قربان کرنا چاہیئے۔ اور روح کو عجز کی چھری سے انوار وحدانیت پر قربان کرنا چاہیئے۔ اور ان چہار طیور کو جبل عظمت وحدانیہ وجبل کبریائی ربوبیت وجبل عزت انوار قدسیہ وجمال ازلیہ پر رکھدیں۔ تو پھر خود اس امر کا مشاہدہ کرلیں۔ اور خادم شریعت کے نزدیک یہ ایک نکتہ ہے جس کے سمجھنے اور عامل ہونے پر یہ تمام منازل طے ہو سکتے ہیں۔ خادم شریعت عفی عنہ بہ بیان علم ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت کی کیفیتوں کا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ طالب مولیٰ کو ضرور ان تین امور کا پورا پورا واقف ہونا چاہیئے۔ اول علم شریعت دوم علم طریقت سوم علم حقیقت۔ ناسوت معرفت شریعت انسانی کا نام ہے اور علم ملکوت حقیقت انسانی کے مقام کا نام ہے اور علم لاہوت حقیقت رحمانی کا مقام ہے اور ناسوت اس جہان کا نام ہے

معرفت علم ناسوت استقامت راہ عالمان است معرفت عالم ملکوت استقامت راہ زاہدان است و معرفت علم جبروت استقامت مقام عارفان است حقیقت لاہوت استقامت راہِ عاشقان است اما معرفت ملکوت ارباب لبصائر مختصر ہمتان است وقاصر دیدگان از گفتن لا الہ الا اللہ زبان راست قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ اَحْسَنَ صُوْرَۃً اما بآتش لا الہ الا اللہ برسی وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا اے عزیز لا الہ ترک نفی بتان است واثبات الا اللہ معرفت حق است بر حق تعالے است +

اور علم جبروت اُس جہان کا نام ہے - اور علم جبروت مقام قرب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس حاصل کرنیکا نام ہے - اس محل پر نہ اِس جہان کا پتہ چلتا ہے نہ اُس جہان کا پس یہ ایک الگ اور نرالا ہی مقام ہے - اور علم لاہوت مقام رحمانی انفصال مع اللہ حاصل کرنیکا نام ہے - اور وہ بے نشان اور بیچون ہے اور علم ناسوت کی معرفت عالمونکی استقامت کی راہ ہوتی ہے - اور معرفت ملکوت راہ استقامت زاہدونکی ہوتی ہے اور عالم جبروت کی راہ معرفت عارفوں کی راہ کی استقامت ہوتی ہے - اور عالم لاہوت کی حقیقت عاشقانِ راہ کی استقامت ہوتی ہے - مگر مقام ملکوت کو پہچاننا اور اسکو حاصل کرنا ارباب عشق وہمت کا کام ہے - چونکہ لا الہ کہنے سے زبان راستی اختیار کرکے یہ رتبہ حاصل کرتی ہے - چنانچہ فرمان عالیشان مشکوٰۃ شریف وشفا قاضی عیاض وغیرہ کتب سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرمایا آقائے نامدار احمد کبریا محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے اپنے رب کو قلبی آنکھوں سے دیکھا - نہایت اچھی صورت میں اور اسی لا الہ الا اللہ کی آتش عشق سے اسی مقام پر رسائی ہوتی ہے - اور اُمت مرحومہ کو بھی لازم ہے کہ اس حق لا الہ الا اللہ کو نہ چھوڑیں - پھر حضرت صاحب یاران طریقت کو فرماتے ہیں کہ اے عزیزان اسکو نہ چھوڑیں - چونکہ کلمہ لا الہ الا اللہ سے نفی بتونکی ظاہر ہوتی ہے اور کلمہ الا اللہ سے اثبات معرفت - حق اور حق تعالے کی حقانیت وحدانیت ظاہر ہوتی ہے - والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین تمام شد شرح کتاب کشف الاسرار

التماس

ناظرین! یاد رکھیں۔ کہ یہ کتاب و کتاب عین الفقر و کتاب گنج الاسرار و کلید توحید حضرت سید البحرین شریفین پیر بہادر شاہ صاحب عارف کامل خلیفہ اعظم از خلفائے حضرت سلطان العارفین سراج العاشقین زبدۃ العارفین علیہ الرحمۃ کے دستی جو ۱۳۳۵ھ میں حضرت ممدوح صاحب نے بخاطر مولوی معنوی غلام حیدر صاحب کے لکھے تھے یہ وہی ہیں جنکی شرح مختصر طور پر بزبان اردو خادم شریعت نے لکھ کر ہدیہ ناظرین کردی ہیں۔ اور ان اصل کتابوں کا عالم دنیا میں ملنا مشکل ہوچکا ہے۔ اور یاران طریقت کو چاہیئے کہ ہر حال میں خادم شریعت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس خدمت سلطانی میں خادم شریعت کو کامیاب کرے۔ اور حاسدوں کے حسد سے بچائے۔ اور سلطان العارفین علیہ الرحمۃ کی روح پرفتوح حامی رہے۔ آمین ثم آمین۔ فقط ؎

مرا د ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم

خاکسار خادم شریعت ابو المنظور محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری
وزیر آباد۔ موحدین دروازہ

فیوض سلطانی

اسماء الحسنیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) یا اللہُ اسم ذات (خاصیت) ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے والا صاحب کشف و باطن ہو جاتا ہے

(۲) یا رحمٰنُ جمالی (خ) جو شخص فجر کی نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ پڑھے اللہ تعالےٰ اس پر بہت رحم کرتا ہے

(۳) یا رحیمُ جمالی (خ) جو شخص اسکو روزانہ پانچسو مرتبہ پڑھے دولتمند ہو جائیگا اور خلقت مہربان ہوگی

(۴) یا مالکُ جمالی (خ) اس اسم کا ورد کرنے سے ذکر کا نفس اسکا فرمانبردار اور تابعدار ہو جاتا ہے

(۵) یا قدوسُ جمالی (خ) یہ اسم عزت اور عزت کے لئے خاص مخصوص ہے ؛؛

یا سَلامُ جمالی (خ) جو شخص فجر کی نماز کے بعد ہزار بار پڑھے صاحبِ علم وجود ہو جائے ٭ بیمار تندرست ہو

یا مُؤمِنُ جمالی (خ) جو شخص ہر روز تین سو بار پڑھے خوف سے خاطر جمع ہو جائے ٭

یا مُھَیمِنُ جمالی (خ) اس اسم کو روزانہ ۲۹ بار پڑھنے سے غم دور ہو اور آفتوں سے بچا رہے ٭

یا عَزِیزُ جمالی (خ) جو شخص اس اسم کا ہمیشہ ورد کرے معزز ہو اور دشمنوں پر غالب آوے ٭

یا جَبّارُ جلالی (خ) اس اسم پر مداومت کرنے سے خلقت کی بدگوئی اور شر سے نجات ہو ٭

یا مُتَکَبِّرُ جلالی (خ) ہر کام کے ابتدا میں اس اسم کو پڑھنے سے انسان بامراد ہو ٭

یا خَالِقُ جمالی (خ) جو شخص لڑائی میں بکثرت پڑھے۔ دشمن پر غالب آئے ٭

یا بَارِیُ جلالی (خ) جو شخص ہر جمعہ کو دس مرتبہ پڑھا کرے فرزند نرینہ عطا ہو ٭

یا مُصَوِّرُ جلالی (خ) جو شخص اسکو بکثرت پڑھے اس کی سب مشکلات حل ہوں ٭

یا غَفّارُ جمالی (خ) جو شخص نماز جمعہ کے سو مرتبہ پڑھا کرے۔ بخشا جائے اور گناہ معاف ہوں ٭

یا قَھّارُ جمالی (خ) جس مشکل کے لیئے اسے سو مرتبہ پڑھا جائے آسان ہو جاوے ٭

یا وَھّابُ جمالی (خ) اس اسم کے ورد کرنے سے فقر و فاقہ اور تنگی دور ہو ٭

یا رَزّاقُ جمالی (خ) صبح کی نماز کے بعد گھر کے چاروں کونوں میں پڑھنے سے مفلسی دور ہو ٭

یا فَتّاحُ جمالی (خ) اس اسم پر مداومت کرنے سے صفائی قلب حاصل ہووے ٭

یا عَلِیمُ جمالی (خ) ہر نماز کے بعد ستر بار پڑھنے سے انسان عالم الغیب اور اہل کشف ہو جاتا ہے ٭

یا قَابِضُ جلالی (خ) جو شخص روزانہ تیس مرتبہ پڑھے دشمن پر فتح پائے۔ اور بے خوف ہو ٭

یا بَاسِطُ (جلالی) (خ) جو شخص سحر کیوقت ۴۰ مرتبہ پڑھکر منہ پر ہاتھ پھیرے لایحتاج ہو جاوے

یا خَافِضُ جمالی (خ) جو شخص ۳ روزے رکھے اور چوتھے روز ستر مرتبہ پڑھے دشمن پر غالب ہو

یا رَافِعُ (جلالی) (خ) جو شخص روزانہ بیس مرتبہ پڑھے اسکی تمام حاجتیں بفضل خدا پوری ہوں ٭

یا مُعِزُّ (جمالی) (خ) جو شخص سوموار یا جمعرات کو ۱۴۰ مرتبہ پڑھے مخلوق میں اُسکی ہیبت پیدا ہو ٭

یا مُذِلُّ (جلالی) (خ) جو شخص ۵۷ مرتبہ پڑھکر سربسجود ہو کر دعا مانگے دشمن و حاسد پر غالب ہو ٭

یا سَمِیعُ (جلالی) (خ) جو شخص ہر روز ۵۰۰ مرتبہ پڑھے اور کسی سے ہمکلام نہو جو دعا مانگے قبول ہوگی ٭

یا بَصِیرُ (جمالی) (خ) جو شخص عصر کیوقت ۷ مرتبہ پڑھا کرے مرگ مفاجات سے امن میں رہے

یا حَکَمُ (جمالی) (رخ) جو شخص ۸۰ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھا کرے وہ کسی کا محتاج نہ ہو +

یا عَدْلُ (جلالی) (رخ) جو شخص بعد از نماز شام ہزار بار پڑھا کرے تمام آسمانی و زمینی آفات سے محفوظ ہو

یا لَطِیْفُ جمالی (رخ) جو ۱۰۰ مرتبہ پڑھے فاقہ اور بیماری سے نجات پائے جس کام سے متفکر ہو بہم پہنچے +

یا خَبِیْرُ جلالی (رخ) اسکا ذاکر نفس امارہ پر غالب ہو اور استخارہ کیلئے یا خبیر اخبرنی پڑھے نیک و بد سے باخبر ہووے

یا حَلِیْمُ جمالی (رخ) جو شخص ظہر کی نماز کے بعد ہر روز ۹ مرتبہ پڑھے مخلوقات میں سرخرو ہو +

یا عَظِیْمُ جمالی (رخ) جو شخص اس اسم کا وظیفہ کرے لوگوں کی نگاہوں میں معزز و مکرم ہو جاوے

یا غَفُوْرُ جمالی (رخ) باکثرت پڑھنے سے دل کی سیاہی دور ہووے اور گناہ بخشے جائیں +

یا شَکُوْرُ جمالی (رخ) جو شخص روزانہ پانچہزار مرتبہ پڑھے قیامت کے دن اسکا مرتبہ بلند ہو +

یا عَلِیُّ (جلالی) (رخ) جو اسکو ہمیشہ پڑھے معزز ہو جائے۔ اگر فقیر ہو تو دولتمند ہو جاوے +

یا کَبِیْرُ جمالی (رخ) نو مرتبہ پڑھنے سے بیمار کو شفا ہووے۔ ہمیشہ پڑھنے سے عالی قدر ہو جاوے

یا حَفِیْظُ (جمالی) (رخ) اس اسم کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے ہر شر سے محفوظ ہو۔ سیفیہ کی بیماری دور ہو

یا مُقِیْتُ جلالی (رخ) جسکی آنکھ درد کرتی ہو یا سرخ ہو دس مرتبہ پڑھکر دم کرنیسے شفا ہوگی +

یا حَسِیْبُ (جمالی رخ) ہفتہ بھر پڑھنے سے ہر دشمن اور حاسد سے نجات پائے اور دوستی ہو +

یا جَلِیْلُ جمالی (رخ) جو مال و اسباب پر دس مرتبہ پڑھکر دم کرے اسکا مال محفوظ رہے +

یا کَرِیْمُ جمالی (رخ) جو شخص پڑھتے پڑھتے سو جایا کرے۔ خلقت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جاوے

یا رَقِیْبُ جمالی (رخ) ۷ مرتبہ پڑھنے سے زن و فرزند و مال و اسباب محفوظ رہے۔ ۳۱۲ بار پڑھنے سے بیمار شفا پائے

یا مُجِیْبُ جلالی (رخ) اسکا باکثرت ورد کرنے سے دعا قبول ہو۔ مقام درد پر دم کرنیسے آرام ہو

یا وَاسِعُ جلالی (رخ) اسکا باکثرت ورد کرنیسے دولت و قناعت سے مالامال ہو +

یا حَکِیْمُ (جمالی رخ) جو شخص ظہر کی نماز کے بعد ۹ مرتبہ پڑھا کرے خلقت میں سرخرو ہو جائے

یا وَدُوْدُ جمالی (رخ) جمعہ کے روز ہزار بار مٹھائی پر پڑھکر لڑکے کو کھلائے تو بدچلن بھی نیک ہو جاوے

یا مَجِیْدُ جمالی (رخ) اسکے پڑھنے سے باد فرنگ آبلہ جذام وغیرہ سے نجات ہو بشرطیکہ روزہ رکھے اور بعد افطار پڑھے

یا بَاعِثُ جمالی (رخ) حاکم مہربان ہو۔ سوتے وقت ورد کرنیسے دل زندہ ہو +

یا شَہِیْدُ جمالی (رخ) جسکی پیشانی پر ہاتھ رکھکر منہ آسمان کیطرف کرکے ۲۱ مرتبہ پڑھے نیک اور فرمانبردار ہو جائے

یاحقُّ جلالی (رخ) ایک کاغذ کے چار کونوں میں یہ اسم لکھے درمیان میں گمشدہ چیز کا نام لکھے آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے

یا وکیلُ جمالی (رخ) جو شخص ہر روز عصر کے وقت ۷ مرتبہ پڑھے ہر آفت سے محفوظ رہے ÷

یا قویُّ جلالی (رخ) آٹے کی ہزار گولی بنا کر کسی مرغ کو پڑھکر بخیال دفع دشمن کھلائے - دشمن مقہور ہو ÷

یا متینُ جمالی (رخ) ہر مہم کیلئے اتوار کے روز پہلی ساعت میں ۷ مرتبہ پڑھنے سے سرانجام ہو ÷

یا ولیُّ جمالی (رخ) اس اسم کو جو باکثرت پڑھے وہ لوگوں کے دلوں سے واقف ہو جاوے ÷

یا حمیدُ جمالی (رخ) جو اس کو باکثرت پڑھے وہ پسندیدہ افعال ہو جاوے

یا محصیُ (جلالی) جو شخص جمعہ کی رات کو ہزار مرتبہ پڑھا کرے عذاب قبر سے نجات پاوے ÷

یا مبدیُ جلالی (رخ) سحر کے وقت ۹۰ مرتبہ پڑھکر عورت کے شکم پر انگشت شہادت لگائے اسقاط حمل سے بچے

یا معیدُ جمالی (رخ) گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ پڑھنے سے غائب شدہ واپس آجاوے

یا محیی (جلالی) جو شخص اس اسم پر مداومت کرے اسکا دل زندہ ہو جاوے درد وغیرہ جاتا ہے

یا ممیتُ (جلالی) اس اسم کے پڑھنے سے سرکش نفس فرمانبردار ہو جائے

یا حیُّ جلالی - بیمار پر باکثرت پڑھنے سے شفا ہو ÷

یا قیومُ جلالی - سحر کے وقت باکثرت پڑھنے سے لوگوں کے دلوں پر قابض ہو اور خوش رہے

یا واجدُ جلالی خلوت میں باکثرت پڑھنے سے بڑی دولت ہاتھ آئے

یا ماجدُ جلالی باکثرت پڑھنے سے لوگوں کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے

یا واحدُ جلالی خلوت میں ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے سے ہر ڈر سے امن میں رہے - مقرب خدا ہو

یا احدُ جلالی - جو ۹ مرتبہ پڑھکر حاکم کے پاس جائے عزت پائے ÷

یا صمدُ جمالی - سحر یا نیم شب کو پڑھے ۱۱۵ بار تو صادق الحال ہو بکثرت پڑھنے سے ظالم سے نجات ہو

یا قادرُ جلالی - ہر مشکل کے وقت ۴۱ بار پڑھے آسان ہو ÷

یا مقتدرُ جلالی - اس اسم پر مداومت کرنے سے تمام کام آسان ہوں

یا مقدمُ جلالی - اسکا ورد کرنے سے انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاوے ÷

یا مؤخرُ جلالی - جو اس کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اسکے سب کام سرانجام ہوں ÷

یا اولُ جلالی - چالیس جمعرات ہزار بار پڑھنے سے تمام مرادیں بر آئیں

یَا اٰخِرُ جلالی جو اس اسم کو پڑھکر کہیں جائے عزت پائے۔

یَا ظَاھِرُ جلالی - جو شخص اسم مذکورہ کو ۱۱ مرتبہ سرمہ پر پڑھکر آنکھوں میں لگائے خلقت اُسپر مہربان ہو

یَا بَاطِنُ جمالی - جو شخص اس اسم پر مداومت کرے - اس سے ساری خلقت محبت کریگی ؞

یَا وَالِیُ جمالی تسخیر کے واسطے اس اسم کو بکثرت پڑھنا چاہیئے ؞

یَا مُتَعَالِیُ جلالی اس اسم کے ذاکر کے تمام مشکل کام آسان ہو جائینگے ؞

یَا بَرُّ جلالی اس اسم کو ورد کرنیوالا تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے ؞

یَا تَوَّابُ جمالی جو شخص اس اسم کا وظیفہ کرے اسکے سارے کام سنور جائینگے ؞

یَا مُنْتَقِمُ جمالی جو شخص اس اسم کو متواتر تین جمعہ پڑھے اُس کے سب دشمن مغلوب ہو جائینگے ؞

یَا عَفُوُّ جلالی جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھا کرے اللہ تعالےٰ اُسکے سب گناہ بخشدیگا ؞

یَا رَءُوْفُ جمالی دل کی نرمی کیواسطے اس اسم کو ہمیشہ پڑھنا چاہیئے ؞

یَا مَالِکُ جلالی - جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھیگا غنی ہو جائیگا ؞

یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلالی بعض کا خیال ہے کہ یہ اسم اعظم ہے اسکے پڑھنے سے آدمی ہمیشہ دلشاد رہے

یَا مُقْسِطُ جلالی جو اس کو ۱۰۰ بار پڑھے شیطانی شر سے محفوظ رہے ؞

یَا جَامِعُ جلالی اتحاد کے لئے نہایت مجرب ہے لاکھ دفعہ پڑھنے سے انسان فرشتہ سیرت ہو جائے

یَا غَنِیُّ جلالی جو ہر روز ستر مرتبہ پڑھے اُس کے مال میں برکت ہو ؞

یَا مُغْنِیُ جمالی جو اسکو دس جمعہ ہزار بار پڑھے لوگوں سے بے نیاز ہو جاوے ؞

یَا مَانِعُ جلالی خاوند بیوی کی ناراضگی دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے ؞

یَا ضَارُّ جلالی ہر جمعہ کی رات کو سو بار پڑھنے سے استقامت حاصل ہو ؞

یَا نُوْرُ جمالی جو شخص اس اسم کو بوقت فجر پڑھا کرے اسکا دل منور ہو جائے ؞

یَا نَافِعُ جلالی جس کام کے شروع میں اکہ بار پڑھا جائے وہ کام حسب دلخواہ ہووے ؞

یَا ھَادِیُ جمالی اس اسم کا پڑھنے والا اہل معرفت ہو جائیگا ؞

یَا بَدِیْعُ جلالی جو شخص باوضو قبلہ رخ ہو کر اس کو پڑھتا ہوا سو جائے - عجائبات دیکھیگا ؞

یَا شَھِیْدُ جو جمعہ کی رات کو سو مرتبہ پڑھا کرے اس کے تمام عمل قبول ہونگے ؞

یَا وَارِثُ ... صبح آفتاب نکلتے وقت ۱۰۰ بار پڑھے ... یَا رَشِیْدُ جمالی جو اس اسم پر مداومت کرے اسکے سب کام خوبی سے انجام ہوں ... یَا صَبُوْرُ جلالی ...

اطلاع بلا اجازت شارح کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں

تسخیر الملائکۃ والروح

الحمد للہ کہ بتوفیق ربانی و امداد حضرت غوث الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی کتاب مستطاب از تصنیف حضرت امام الواصلین سخی سلطان باہو

۲۵ نومبر ۱۹۱۳ء

۲۳ رجب ۱۳۳۲ھ

شرح رسالہ روحی

فارسی مع شرح اردو

از قلم خادم شریعت فقیر محمد نظام الدین عفی عنہ حنفی قادری سروری از متوسلان سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ الوارد و نزیل آباد

بفرمائش جناب رہنمائے شریعت و طریقت سجادہ نشین محمد امیر سلطان صاحب

و حاجی الحرمین جناب پیر عالم شاہ صاحب مدظلہم

مطبع فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور باہتمام عبدالحمید

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ

حضرت سلطان

دیوان باہو علیہ الرحمۃ

مترجم

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ
و فخر عاشقان آستانہ قادریہ عالیجناب حضرت سلطان باھو قدس سرہ

از قلم خادم شریعت فقیر محمد نظام الدین سلطانی حنفی قادری
سروری از خلفائے حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ حال وارد وزیر آباد

حسب فرمائش حضرت سجادہ نشین عالم با عمل فاضل بے بدل
راہنمائے شریعت و طریقت محمد امیر سلطان صاحب و حضرت
سید حاجی الحرمین شریفین اسرار مرج البحرین پیر بہادر شاہ صاحب
و مولوی غلام حمید صاحب و حافظ فضل کریم صاحب دام فیوضہم

فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور بیرون شیرانوالہ دروازہ باہتمام عبد الحمید خان مینجر
طبع شد

یا اللہ — یا اللہ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ کہ بتوفیق یزدانی و امداد
حضرت غوث صمدانی کتاب مستطاب

سنہ ۱۹۳۲ء — سنہ ۱۳۵۱ھ

راہِ عرفان

معہ اصلاح الطالبین و قصیدہ غوثیہ

از تالیفات و تصنیفات خادم شریعت ابو المنظور محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری جہری ثم وزیر آبادی عفا عنہ
حسب الایما یاران طریقت مرزا ظہور الدین خان صاحب و مولوی محمد شفیع از لوبہ لیوالہ شاگرد رشید

اس کتاب کے پڑھنے سے آتش عشق دل میں بھڑک اٹھتی ہے اور دل زندہ ہو جاتا ہے اور روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور طریق عرفان و رموز فقر اس پر کھل جاتے ہیں اور یہ کتاب طریقت پر چلانے والی ہے۔ سب صاحبان اس کو پڑھ کر خادم شریعت کو دعائے خیر سے یاد فرمادیں۔

المرقوم رحمت اللہ کاتب موجد بالکیٹ وزیر آباد

قیمت ۳/

الْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی اللّٰہِ

تحفہ محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

شرح قصیدۂ غوثیہ

بطرز مناجات بزبان پنجابی و اردو ۱۳۵۲ھ صفر

جسکو خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری از خلفا حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ نے لکھکر برائے افادہ یاران طریقت شائع کر دیا ہے اور فرقہ وہابیہ کی نیز چند اعتراضوں کی تردید کر دی ہے مسئلہ توسل و قدرت و تصرف اولیاء اللہ و حقیقت بشریت نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر مدلل بحث کی ہے اور جس نیت سے کوئی شخص اس قصیدہ کو باجازت پڑھیگا وہ انشاء اللہ پوری ہوگی اور اسکے پڑھنے سے زیارت ممدوح علیہ الرحمۃ اور اپنے پیشوا سے کی سے مشرف ہوتا رہے گا۔

حسب فرمائش میرزا ظہور الدین صاحب و یاران طریقت

اعلان جس صاحب نے پکا سچا حنفی مذہب کا پابند ہونا ہو اور پتہ لینا ہو اور مذاہب باطلہ مثل مرزائی وہابی